نامور علماء، پروفیسران، دانشوران اور معروف محققین کے

مسعود ملت حضرت علامہ پروفیسر

ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

کے سانحہ ارتحال پر

تعزیتی پیغامات

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیر ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد علماء ربا شیر ربانی، شیر ربانی روڈ، چوک شیر ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (کراچی)
یکے از مرتبین "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" انسائیکلوپیڈیا

وہ گیا تاروں سے آگے......!

کسے معلوم تھا کہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/28 اپریل 2008ء کی شب بجلی کے پاور پلانٹ فیل ہوکر پورا شہر تاریکی میں ڈوب جانا اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ آفتاب علم وحکمت غروب ہوا چاہتا ہے......ابھی شہر کو تاریکی میں ڈوبے چند ہی لمحات گزرے تھے کہ صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد کا فقیر کو فون آیا کہ حضرت مسعود ملت اچانک چلے گئے، اتنی خاموشی سے، جتنی خاموشی سے، پھولوں سے خوشبو چلی جاتی ہے......

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

قلب مضطر پر قیامت ٹوٹ پڑی...... یہ خبرِ وحشت اثر خرمنِ صبر وقرار کیلئے برقِ ناگاہی ثابت ہوئی ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

اوسان خطا ہوگئے، دلی کیفیت کس قلم سے بیان کی جائے ؎

کھویا کھویا سا پھر رہا ہوں میں

گویا صحرا میں لٹ گیا ہوں میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ نمبر
1۔	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۱
2۔	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	۱۰
3۔	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	۱۲
4۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۱۵
5۔	پروفیسر قاری مشتاق احمد	۲۰
6۔	علامہ مفتی ظہور احمد جلالی	۲۴
7۔	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۲۶
8۔	محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی	۲۹
9۔	رپورٹ۔۔تعزیتی اجلاس منعقدہ ایگزیکٹو کلب پنجاب یونیورسٹی لاہور مرتبہ: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	۳۲
10۔	رپورٹ۔۔تعزیتی اجلاس و محفل قرآن خوانی مرتبہ: صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	۳۳

آنکھوں سے اشک رواں ہیں...... کیا کریں، کیا نہ کریں...... شدت غم محوِ پرواز ہے...... آنسو ہیں کہ تھمتے ہی نہیں، پاسِ ادب تو صبر کی تلقین کرتا رہا مگر دل کو کیا کیجیے ؏

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں
آہ یہ کس کی یادگاری ہے!

جب جب خیال آتا ہے، دل غم میں ڈوب جاتا ہے...... اناللہ وانا الیہ راجعون

بہائی العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کی جدائی کا غم آہ!...... یہ کسی ایک خاندان کا غم نہیں...... یہ اہل محبت کا غم ہے...... یہ اہل سنت کا غم ہے...... یہ پورے عالم اسلام کا غم ہے...... یہ غم، غم عظیم ہے ؏

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

حضرت مسعود ملت مجسمہء عجز وانکساری، سراپا شرافت وعلمیت اور اتباع سنت کا چلتا پھرتا حسیں پیکر تھے...... ان کی صحبت سراسر محبت، ان کا کردار سراسر پیار اور اُن کی شخصیت باغ و بہار تھی...... حیف صد حیف یہ بہار نذر خزاں ہوگئی...... اناللہ وانا الیہ راجعون

زخم دل کس کو دکھائیں...... دردِ دل کس سے کہیں ؏

زخم وہ دل پہ لگا ہے کہ دکھائے نہ بنے
اور چاہیں کہ چھپالیں تو چھپائے نہ بنے

وہ خوبیوں کا پیکر تھے، اُن کی یادیں دل میں بسی ہیں، نہ جانے کب تک بسی رہیں گی!...... وہ چلے گئے مگر محسوس نہیں ہوتا کہ وہ چلے گئے...... اُن کی یادیں، اُن کی باتیں، اُن کی ملاقاتیں اور اُن کی نگارشاتیں، اللہ اللہ...... وہ آنکھوں سے دور سہی مگر دل سے قریب ہیں...... ؎

دل میں سجی ہے تصویر یار
جب نگاہ نیچے کی دیدار ہوگیا

رب کریم ان کی تربت پاک کو اپنے انوار تجلیات سے معمور فرمائے...... آمین

عالمی سطح پر ابلاغ علم واشاعت دین کے لئے اُن کی تجدیدی خدمات اور بلند پایہ تصانیف عالم اسلام کا بیش قیمت سرمایہ اور دنیائے اہل سنت کا سنگھار ہیں...... انہوں نے ساری زندگی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کے ابلاغ میں گزاری اور اسی مشن کی تکمیل میں جان عزیز جان آفریں کے سپرد کردی...... اناللہ وانا الیہ رٰجعون

حضرت مسعود ملت فقیر پر بڑی شفقت وکرم فرماتے، فقیر کی تعلیم وتربیت اور رنگ ڈھنگ انہی کی عطا ہے وگرنہ ؎

میں کیا ہوں اور کیا میری حقیقت سب کچھ ہے سرکار کی نسبت
میں تو برا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

ان کی دعاؤں نے قلم پکڑنا اور اُن کی حوصلہ افزائیوں نے باطل کے سینے میں دلائل کے راستے گھر کرنا سکھایا۔

کرم کردی الٰہی زندہ باشی

آج دنیا آدمیوں سے بھری پڑی ہے مگر انسان عنقا ہیں...... مخدوم ومحترم سیدی استاذی مرشدی حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نہ صرف خود ایک اچھے انسان تھے بلکہ ساری زندگی انسان سازی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

وہ خود بھی ایک عظیم شخصیت تھے اور ایک عظیم علمی وروحانی خاندان کے چشم و چراغ تھے...... علوم قدیمہ وجدیدہ کے جامع، اپنی تحقیقی وتخلیقی تصانیف کے سبب دنیائے علم ودانش اور اپنے ہم عصروں میں نہایت محترم اور قدآور شخصیت کے مالک تھے...... ۱۹۳۰ء کو دہلی میں ولادت ہوئی، جدِ اعلیٰ فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمۃ انیسویں صدی کے اُن عظیم علماء صوفیہ میں تھے جنہوں نے چالیس سال تک اپنے علم و فضل اور روحانیت سے دہلی کی سرزمین کو منور رکھا......

والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ علوم اسلامیہ اور دیگر علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے، متعدد علمی یادگاروں میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے فارسی ترجمہ قرآن کا اردو میں ''مظہر القرآن'' کے نام سے ترجمہ اور ''فتاویٰ مظہری'' نمایاں ہیں...... خانوادۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے اُن کے خاص مراسم تھے...... ۱۹۴۷ء کے فسادات کے زمانے میں جب دہلی ویران ہورہا تھا انہوں نے اپنے صبر واستقامت سے آباد کیا، مسجد فتح پوری (دہلی) میں تاحیات خطابت اور امامت فرماتے رہے، ان کے فتاویٰ اور مکاتیب زندگی کیلئے رہنما اصول فراہم کرتے ہیں......

حضرت مسعود ملت نے قرآن کریم اور عربی و فارسی کی کتب والد ماجد سے پڑھیں اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت و خلافت کا شرف بھی حاصل کیا......۱۹۴۱ء ـ۱۹۴۵ء میں مدرسہء عالیہ مسجد فتح پوری میں چند سال درس نظامی میں شریک رہے، ۱۹۴۷ء میں اورینٹل کالج، دہلی سے فارسی میں آنرز، ۱۹۴۸ء میں مشرقی پنجاب یونیورسٹی (سوطن) سے فاضل اردو کا امتحان پاس کیا، ہجرت کے بعد ۱۹۵۶ء میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے بی۔اے، ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی جامشورو، حیدرآباد سے ایم۔اے کیا اور ۱۹۷۱ء میں ''قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر'' کے عنوان سے ایک ضخیم تحقیقی مقالہ لکھ کر اسی یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی اعلیٰ سند حاصل کی۔

۱۹۵۸ء میں گورنمنٹ کالج میرپور خاص سے بحیثیت لیکچرار ملازمت کا آغاز کیا اور اپنی علمی صلاحیتوں کے سبب پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہوئے، آپ سندھ اور بلوچستان کے مختلف کالجوں میں پرنسپل رہے، نظامت تعلیم کراچی کی اردو نصاب کمیٹی کے ریویور، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد کے بورڈ آف اسٹڈیز کے رکن، سندھ یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی لاہور، بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن حیدرآباد و کوئٹہ اور مغربی پاکستان کی طرف سے بی۔اے، ایم۔اے اور درجہ اوّل افسران کے ممتحن مقرر ہوئے، شاہ عبدللطیف یونیورسٹی، خیرپور میرس (سندھ) اور کراچی یونیورسٹی کے ڈائریکٹر ریسرچ بھی رہے، دینی و علمی خدمات پر پانچ گولڈ میڈل، ایک سلور میڈل اور دیگر تمغات کے علاوہ صدر پاکستان کی طرف سے ''سند اعزازِ فضیلت ۱۹۹۲ء'' بھی دی گئی مگر ان کی طبیعت میں فقر و غنا تھا، ہمیشہ ان چیزوں سے بے نیاز رہے...... جب کسی نے گولڈ

میڈل چُرالیا تو فرمایا کوئی ضرورت مند تھا سو لے گیا......۱۹۹۲ء میں ایڈیشنل سیکرٹری وزارت تعلیم حکومت سندھ کے منصب پر فائز ہوئے، اسی سال ریٹائرڈ ہو کر خود کو خدمت دین کیلئے وقف کر دیا......۱۹۹۱ء میں سعادت حج حاصل ہوئی پھر پانچ بار حاضری نصیب ہوئی......

؎ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

۱۹۹۴ء میں عرب کے مشہور عالم و شیخ طریقت علامہ شیخ سید محمد علوی مالکی مکی سے مدینہ طیبہ میں خرقہ ء خلافت کا اعزار ملا......ان کو متعدد مشائخ سے سلاسل قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ وغیرہ میں اجازت تھی مگر تاحیات سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ذریعے عشق رسول ﷺ کے جام پلا پلا کر عالم اسلام کو سیراب کرتے رہے، آپ کے مریدین کا حلقہ پاکستان کے متعدد شہروں کے علاوہ ہندوستان، سعودی عرب، مسقط، اومان، دبئی، ابوظہبی، مصر کینیڈا، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ تک پھیلا ہوا ہے۔ پچاس سے زائد خلفاء میں اکثر علماء و مشائخ اور نامور اہل علم و قلم ہیں، زہے نصیب کہ راقم کو ابھی یہ اعزار عطا فرمایا......

؎ کرم کردی الٰہی زندہ باشی

آپ کا تصنیفی کام عالم اسلام کے لئے عظیم سرمایہ ہے، آپ کے علمی و تحقیقی مقالات کی تعداد سات سو سے متجاوز ہے جو کہ ملک و بیرون ملک کے علمی جرائد کے علاوہ پاکستان، ایران اور اردن کے انسائیکلوپیڈیا میں شائع ہوئے......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے علمی و تجدیدی کارناموں کو جدید انداز میں پیش کر کے

علمی دنیا سے ''ماہر رضویات'' کا خطاب پایا...... اُردو نثر کو مذہبی نکتہ سنجیوں سے ہمکنار کر کے قلمکاروں کو نئے اندازِ نگارش سے روشناس کرایا...... امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ پر جدید انداز میں علمی و تحقیقی کتب کی تصنیف و ترتیب کا سہرا بھی آپ کے سر ہے، جن میں جہازی سائز کا پندرہ جلدوں پر مشتمل عظیم انسائیکلوپیڈیا ''جہانِ امام ربّانی مجدد الف ثانی'' دنیائے علم و معرفت کے آسمان پر نہایت آب و تاب سے چمک رہا ہے...... اہم معاشرتی مسائل کے حوالے سے ایک بین الاقوامی کتابی سلسلہ شروع کر کے تجدید و احیاءِ دین کی سعادت حاصل کی۔ تصانیف کے انگریزی، عربی، ہندی، سندھی، فارسی اور کئی زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں تصنیفات و تالیفات کی تعداد ۱۵۰ سے زائد ہے جن میں امام احمد رضا اور ترکِ موالات، امام احمد رضا علماء حجاز کی نظر میں، جان جاناں، فتاوٰی مسعودیہ، مکاتیب مظہری، فتاوٰی مظہریہ، محدث بریلوی، تحریک آزادی ہند اور السواد اعظم، مجدد الف ثانی حالات، افکار و خدمات، مجدد ہزارۂ دوم، آخری پیغام، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، جواہر مسعودیہ، مکتوبات مسعودی، شیخ احمد فاروقی سرہندی، موج خیال، مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال اور دین فطرت مقبول عام ہیں جو کہ "www.almazhar.com" نامی ویب سائٹ پر بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ آپ کی دینی، تبلیغی، تصنیفی، اشاعتی خدمات نیز آپ کے ذاتی اوصاف کی بنا پر شرف ملت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ جیسی سراپا علم اور صاحب بصیرت ہستی نے موجودہ دور کا مجدد قرار دیا......

آپ کی نگرانی میں کئی اسکالرز نے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ایم۔ فل کیا، آپ دنیا کی

اُن چند ممتاز شخصیات میں تھے جن پر اُن کی زندگی ہی میں نہ صرف مقالات و کتابیں لکھی گئیں بلکہ پی۔ایچ۔ڈی کے تھیسس لکھے گئے چنانچہ آپکی حیات اور علمی و ادبی خدمات پر بہار یونیورسٹی (بھارت) سے ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی نے ۱۹۹۷ء میں مقالہ ڈاکٹریٹ تحریر کیا......اس کے علاوہ آپ کی حیات اور دینی و علمی کارناموں پر متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں......

آپ کے علمی و ادبی، تبلیغی و دینی اور روحانی فیض رسانی کا احاطہ یہاں محال ہے، مزید کیلئے مقالہ ڈاکٹریٹ دیکھ لیا جائے جو کہ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز اردو بازار کراچی نے شائع کردیا ہے......

آپ بین الاقوامی علمی و اشاعتی اداروں، ادارۂ مسعودیہ کراچی، ادارۂ مظہر الاسلام لاہور، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی اور امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے سرپرست جبکہ علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کے قائم کردہ عالمی ادارہ، الرابطہ انٹرنیشنل پاکستان کے صدر تھے، ان اداروں کے علاوہ ماہ نامہ معارف رضا کراچی سالنامہ مجلّہ یادگار مجدد اور مجلّہ المظہر، کراچی کا تعمیری و اشاعتی اور تبلیغی سفر آپ ہی کی رہنمائی میں رواں دواں رہا......

آپ کا چلے جانا ایک عظیم سانحہ ہے جس پر ہر دل پُرغم اور ہر آنکھ پُرنم ہے......

ویسے تو ہر کوئی جانے کو آیا ہے مگر ہمارا جانا اور ہے، ان کا جانا اور ہے......ان کا جانا جہان علم کا اُٹھ جانا ہے......وہ عالم باعمل تھے......علم دین کی بہار عمل سے ہے اور عمل کی بہار اخلاص سے ہے......وہ سراپا اخلاص تھے......صاحب عزیمت تھے......بے مثال شیخ

طریقت تھے...... بے نظیر محقق، مصنف، مترجم اور اثر انگیز خطیب تھے......ان کے آثار علمیہ اور ان کے فرزند و جانشین صاحب زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ان کی یادوں کو ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے......انشاء اللہ

آہ!......۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/28 اپریل 2008ء کی شب وہ گلِ حیات سے خوشبو کی طرح چلے گئے......اگلے روز بعد نماز فجر وصیت کے مطابق راقم الحروف (فقیر اقبال احمد اختر القادری) نے صاحبزادہ محمد مسرور احمد اور احباب طریقت کی معیت میں سنتِ غسل ادا کی......بعد نماز ظہر شاہراہ قائدین سے متصل وسیع گراؤنڈ میں وصیت کے مطابق فرزند و جانشین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد حفظ اللہ تعالیٰ کی امامت میں ہزاروں علماء و مشائخ، پروفیسرز، اسکالرز و دانشوران قوم اور زندگی کے سبھی شعبوں سے تعلق رکھنے والوں نے نماز جنازہ ادا کی پھر کلام امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی برسات سے شرابور یہ قافلہ پرانا قبرستان ماڈل کالونی کے احاطہء خاندان مجددیہ پہنچا جہاں عاشق صادق کو محبوب حقیقی سے ملاقات کے لئے آغوش لحد میں دے دیا گیا......

دل تو جاتا ہے اُن کے کوچے میں
جا میری جاں، جا خدا حافظ

(ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری)

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ/۳ مئی ۲۰۰۸ء

L-317/5-B-2، نارتھ کراچی

mothereilmi@yahoo.com

مکتوب گرامی صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی، صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور۔۔ بنام جگر گوشۂ حضرت مسعود ملت

حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب زیدہ مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہو نگے۔حضرت مسعود ملت فخر نقشبندیت و مجددیت، مخدوم اہل سنت، محسن و مربی حضرت قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کی خبر ۲۸۔اپریل کی شب کو سنی بے حد صدمہ ہوا۔دل پر گہرے اثرات ہوئے۔کراچی میں آپ کی نماز جنازہ اور تجہیز تکفین میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی آپ سے اور حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سے ملاقات بھی ہوئی۔لیکن حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کے صدمہ کے جذبات جو کہ بے قابو تھے، کی وجہ سے آپ سے گفتگو نہ کرسکا۔حضرت مسعود ملت، مخدوم اہلسنت علم کا بحر بے کراں اور مسلک اہل سنت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت میں بے مثال شخصیت کے حامل تھے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے وہ دینی خدمات لیں اور اُن کو قبول فرما کر دوام بخشا جو اپنی مثال آپ ہیں۔گذشتہ چار صدیوں میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات، کارہائے نمایاں، عقائد و نظریات پر محیط ایسا کارنامہ کوئی انجام نہ دے سکا اور آپ نے دینی خدمات کی ایسی شمع روشن کی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ صدیوں تک روشن رہے

گی اور چہار دانگ عالم انشاء اللہ اس سے منور رہے گا۔ آپ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی اور سرمایہ ملت تھے۔ عاشق رسول اور ولی کامل تھے، دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل عمیم سے آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعٰلمین اور حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے درجات کو بلند فرما کر اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے پسماندگان، مخلصین و محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۵۔ مئی بروز پیر ۲۱۲ ویں ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر بعد نماز مغرب قرآن خوانی برائے ایصال ثواب روح پر فتوح حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ ہوگی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب، حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس صاحب، قاری ڈاکٹر پروفیسر محمد رفیق مسعودی حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی ملّی اور قومی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں گے جس کی رپورٹ مرتب کر کے انشاء اللہ آپ کو بھجوادی جائے گی۔

والسلام مع الاکرام

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور

۴۔ مئی ۲۰۰۸

مکتوب گرامی صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی، صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور۔ بنام

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ ۲۸۔اپریل ۲۰۰۸ء دن کے تقریباً ۲ بجے مخدومی ومحترمی حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا ۲۴۔اپریل ۲۰۰۸ء کا لکھا ہوا مکتوب گرامی موصول ہوا اور رات کو اسی روز آپ کے سانحہ ارتحال کی خبر ملی۔ خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ آپ کے وصال سے مسلک اہل سنت وجماعت اور ترویج واشاعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ عصر حاضر میں حضرت قبلہ مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کا وجود آیہ رحمت تھا اور آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے عظیم نشانی تھے۔ آپ کا اخلاق وکردار مثالی تھا۔ آپ نے ہزاروں گمراہوں کی اصلاح وراہنمائی فرمائی اور بے شمار ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑا آپ نے دینی کام کرنے والوں کی ہمت بندھائی، حوصلہ دیا اور دینی خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ آپ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تصویر اور علماء ومشائخ میں عالمی سطح پر قد آور شخصیت تھے۔ آپ کی قلم سے نکلا ہوا ایک ایک جملہ بڑا قیمتی اور راہنمائی کا مینارۂ نور تھا۔ حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشفق ومہربان تھے۔ آپ کی دینی، ملی اور قومی خدمات صدیوں تک یاد رہیں گیں۔ آپ وہ کام کر گئے جو صدیوں میں کوئی نہ کر سکا اور آپ دینی خدمت کی وہ شمع روشن کر گئے جس کی روشنی انشاءاللہ تعالیٰ صدیوں تک چہار

دا نگ عالم میں پھیلی رہے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عاشق رسول، اپنا ولی اور ملت کا مخدوم بنایا۔ آپ کی خدمات کو قبول فرما کر اہل اسلام کے لئے نافع بنایا۔ یہ عاجز آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ کی رضا پر راضی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ وسلم کے طفیل آپ کے درجات کو بلند فرمائے، اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کو اور حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب اور جملہ پسماندگان، مخلصین ومحبین کو صبر جمیل عطا فرمائے

آمین بجاہ رحمۃ للعلمین

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اعلی اللہ مقامہٗ نے دھلی میں ہونے والی کانفرنس کی شاندار کامیابی کی خبر، مجلّہ المجدد کی ایک کاپی اور انڈیا اخبارات کی اس ضمن میں آپ کے بھجوائے ہوئے تراشے بھجوائے۔ بندہ ناچیز امام ربانی کانفرنس کی شاندار کامیابی پر آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرتا ہے ۔ قبول فرمائیں ۔ حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب گرامی محررہ ۲۴۔ اپریل ۲۰۰۸ء کی فوٹو کاپی مع فہرست حاضر خدمت ہے امید ہے آپکی نصائح پر غور فرما کر کام کو آگے بڑھانے میں راہنمائی فرما کر مشکور فرمائیں گے اور آپ باصلاحیت ہیں انشاء اللہ آپ کے مشن کو مزید آگے بڑھائیں گے دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل عمیم سے آپ کے علم، عمل اور اخلاص میں مزید ترقی عطا فرمائے اور حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ سید المرسلین

یہ عاجز یاد آوری اور آپ کی کرم فرمائی کا بے حد مشکور ہے۔ اپنی دعاؤں میں

یاد رکھیں اور حضرت مفتی محمد معظم احمد صاحب اور حضرت انس فاروقی صاحب کی خدمت میں سلام عرض فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

اطلاعاً عرض ہے کہ حضرت علامہ مفتی محمد معظم احمد دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ فکر امام ربانی، مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں عقائد اہل سنت و جماعت کی کچھ کاپیاں اور پاکستان کے اخبارات جن میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مضامین شائع ہوئے تھے اس کی فائل بھجوائی تھی امید ہے وہ آپ کو مل گئے ہوں گے

۵۔ مئی ۲۰۰۸ء کو جامع مسجد قادریہ شیر ربانی سمن آباد لاہور میں ۲۱۲ ویں ماہانہ محفل میلاد میں بعد نماز مغرب قرآن خوانی برائے ایصال ثواب حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ ہو رہی ہے جس میں نامور علماء کرام و مشائخ عظام شمولیت فرما کر حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کریں گے اور آپ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں گے۔

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور

ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

صدر مرکز تحقیق، فیصل آباد

سابق وائس چانسلر محی الدین یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر

زندگی کا سفر بہت ناہموار ہے کہ نہ فاصلوں میں یکسانیت ہے اور نہ حدِ رفتار میں، انسان اپنی بساط اور استعداد کے مطابق زندگی کو ترتیب دینے کی کوشش کرتا ہے، بعض اوقات نتائج ہی خواہشات کا دل پسند عکس ہوتے ہیں مگر کبھی عزم و یقین یوں ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں کہ انسان بے بسی کی تصویر بن جاتا ہے، یہی مرحلہ برتر طاقت وقوّت کے ادراک کا ہوتا ہے جو سعادت مندان لمحات سے ایمان وایقان کا جوہر کشید کر لیتا ہے وہی بامراد ہوتا ہے، موت زندگی کے سفر کی وہ منزل ہے جہاں اعلان ہوتا ہے کہ

؎ پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

کس قدر خوش قسمت ہے وہ انسان جو تمام لمحاتِ گزراں کا ایک ایک لمحہ شمار کر کے اس منزل کو پاتا ہے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو بے یقینی کے عذاب سے نہیں گزرتے بلکہ حاضر دربار ہوتے ہی پروانہ نجات حاصل کر لینے کی سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں، یہی کامیاب افراد ہیں جن کو نومۃ العروس کے مژدہ جانفزاء سے نوازا جاتا ہے، مجھے ہمیشہ ایسے لوگ محبوب رہے جو کامرانیوں کی بلند پایہ داستانیں پیچھے چھوڑتے رہے۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ یقیناً ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے مگر یہ خیال نہ تھا

کہ وہ اس قدر جلد نوشتہء حساب مکمل کرلیں گے، دادومسند کے آپ یقیناً کھڑے تھے مگر پھر بھی یہ گمان نہ تھا کہ یوں روانہ ہوجائیں گے کہ قریب سے قریب تر کو بھی خبر نہ ہوگی، شاہراہء حیات کا پُل اس سرعت سے عبور کرنے والے کو ضرور رب سلّم کی صدا آنے لگی ہوگی۔

میں اسلام آباد میں تھا کہ ترتیب نصاب کا مرحلہ درپیش تھا، اچانک ایک راز دار نے سرگوشی کرتے ہوئے کہ کیا ایک ناقابل فراموش خبر مل گئی، سراپا حیرت بنے، خبر کی نوعیت پوچھی تو راز کھلا کہ علم وادب کا ایک مہکتا گلاب، دامنِ حشر کی کرم فرمائیوں میں ٹوٹ گرا ہے، ایک سکتہ سا طاری ہوگیا کہ اس سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والی خبر نہ آئی تھی، یوں محسوس ہوا کہ 'میدانی ندی' کی طرح پُرسکون چشمہء علم وآگہی بحرلاہوت میں یوں اُتر گیا ہے کہ نہ لہریں اٹھیں نہ بے بسی کا خروش اٹھا، پُروقار زندگی پُروقار موت سے بدل گئی، کوئی تو مقصود نظر ہوگا جس کا انہماک مشکل ترین مراحل کو بھی آسانی کر گیا، وصال محبوب کس قدر لذّت آفرین ہوتا ہے اس کا اندازہ رینگ رینگ کر مرنے والے نہیں کرسکتے، علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کہا تھا

؎ مرگِ مومن چیست، دیدن روئے دوست

الحمدللہ تمام عمر روئے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق پالینے والا وصال کی لذّت سے آشنا ہوگیا، محترم جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی کتاب حیات کا ورق ورق شہادت دے رہا ہے کہ آپ کے ہاں ہر لمحہ صرف ایک وجود مقصود نظر رہا، نگارشات کی طویل فہرست کا ہر رُخ توحید مست رہا، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے

محبت، عقیدت آپ کی زندگی کا محور رہی، انداز بدل بدل کر اسلوب بدل بدل کر حتٰی کہ موضوع بدل بدل کر بھی ایک ہی تذکرہ رہا، علمی ثروت نے سلیقہ عطا کیا تھا تو روحانی کیف نے اعتماد بخشا تھا، فقہی بصیرت نے آداب آشنا کیا تو طریقت کی راسخیت نے جذب و مستی کو بھی پابند حدود رکھا، میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسعود ملّت علیہ الرحمہ ایک لائق حوالہ وجود رکھتے تھے، نہ محبت وشوق میں از خود رفتہ ہوئے اور نہ اطاعت واتباع میں شوریدگی کا شکار ہوئے، یقیناً ایک متوازن شخصیت کے حامل تھے جو ہوا وہوس کے اس دور میں بھی اسلاف کا نمونہ سمجھے گئے، ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ کو یوں راہی وفا ہونا، فنا کی منزلوں میں بھٹکنے والوں کے لئے ایک جانکاہ صدمہ ہے کہ قحط الرجالی نے پہلے ہی ملت کو دل گرفتہ کر رکھا ہے، عرب شاعر نے ایسی ہی کیفیت کا ذکر کیا تھا کہ

مَا کَانَ قَلیس "هُلْکهٗ هُلکَ واحِد

وَلٰکِنَّهٗ جُذیانُ قَومٍ تُهَدُّمَا

اکثر ایسا ہوا کہ ایک کے جانے سے پورا دور رخصت ہو گیا، ایسا بھی ہوا کہ فرد چلا تو روایت مٹنے لگی۔

محترم ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ نے علمی جولاں گاہ بڑا بھر پور سفر کیا، عصرِ حاضر کے تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا کہ مروّج تعلیم سے وافر حصہ پایا، خاندانی روایات کی پاسداری کی اور تقویم عقائد میں مجددی شان دکھائی، فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کے حوالے سے بڑی منتشر خیالی جس نے اپنوں اور غیروں کو افراط وتفریط کا اسیر کر رکھا تھا

محترم ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ نے مناظرہ بازی کے اڈے ہوئے ماحول میں شائستگی کی وہ شمع روشن کی کہ غبار چھٹنے لگا، تعصب کی گرد بیٹھنے لگی اور بالآخر آپ کی استقامت اس کرامت کی تمہید بنی جس نے بعض چند ھائی نظروں کو راست نظری کی دولت عطا کی، اس قدر لکھا اور اس اعتماد و حوصلے سے لکھا کہ رضویات آپ کی تحریروں کا حوالہ بن گیا، تحریر میں عقیدت تھی مگر بلا سند نہ تھی، ترتیب احوال کا ہر سلیقہ ملحوظ رہا حتّٰی کہ مشکل ترین مرحلوں پر بھی اسلوب بے کیف نہ ہوا، ایک قلمکار کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ اُس کے استدلال سے اختلاف کرنے والے بھی تردید نہ کر سکیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کا مجھ ایسے طالب علم کے ساتھ ہمیشہ ہی محبت کا رہا، متعدد بار آپ کی راہنمائی چاہی اور ہر مرتبہ بامراد رہا، آپ کے متعدد خط جو میرے لئے بعض علمی حوالوں سے راہنما تھے میرے پاس محفوظ رہے کہ ان میں روایتی ضیاع کلمات کی کوئی صورت نہ تھی، اس کرم فرمائی کا میں نے اپنے تحقیقی مقالہ میں نہایت احسان مندی کے ساتھ ذکر کیا ہے

یہ بھی ملّت اسلامیہ اور خصوصاً مکتب مجدد علیہ الرحمۃ کے سالکین کی خوش قسمتی ہے کہ آپ نے اپنی حیات مستعار کے وہ لمحات جو آگہی وایقان کے خصوصی مظہر تھے ایک ایسے مشن کے لئے وقف کر دیئے جو ایک قرض بھی تھا اور اصلاحِ احوال کا ضامن بھی تھا، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی حیات مبارکہ، کارہائے نمایاں اور علمی ورثہ کے حوالے سے ''جہان امام ربانی علیہ الرحمہ'' کا ایک دائرہ معارف آپ کی کاوشوں اور سچی لگن کا شہکار ہے۔ پندرہ جلدوں پر محیط یہ سلسلۂ علم و آگہی آنے والی نسلوں کو نہ صرف یہ

کہ مجددی حیات کے روشن پہلوؤں سے آگاہ کرے گا بلکہ اُن کے سامنے ہر سر اٹھائے مسئلہ کے حل کے لئے اُن کی راہنمائی بھی کرے گا۔

کسی فاضل مؤلف کی نگارشات کا حسن ہی اُسے بقائے دوام بخشتا ہے، ڈاکٹر صاحب کا یہ نقش دوام تادیر کو دیتا رہے گا اور پھر وہ شاگرد اور خوشہ چین جو اس چشمہء صافی سے فیض پا گئے وہ بھی اس بقا کی ضمانت بنیں گے، علمی محافل کی ضیاء اور روحانی نشینوں کی جلا مدتوں سے اہل علم و اہل درد کو روشنیاں عطا کرتی رہیں گی، آپ کا یوں اچانک اٹھ جانا ایک صدمہ ہے جس کی خلش تادیر تڑپائے گی مگر دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس چشمہء فیض کو جاری رکھنے کی آپ کی اولاد اور متوسلین کو توفیق عطا فرمائے آمین

اللھُمَّ صَل وَسلّم دائماً ابداً

علیٰ حبیبکَ خَیر الخَلقِ کُلھِمِ

مَوْتُ العَالَمِ مَوْتُ الْعَالَمْ

پروفیسر قاری مشتاق احمد نقشبندی مجددی
ڈائریکٹر شیر ربّانی اسلامک سنٹر، سمن آباد، لاہور

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات کی خبر سے شدید صدمہ پہنچا۔ مرحوم و مغفور کا سانحہء ارتحال کوئی معمولی بات نہیں ملت اسلامیہ اس خبر سے غم واندوہ کے سمندر میں ڈوب گئی اور وابستگانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے حلقوں میں گویا صف ماتم بچھ گئی ایسی نابغہء روزگار ہستی کی فرقت بہت بڑا واقعہ ہے عالم اسلام بالعموم اور حلقہ ہائے نقشبندیہ بالخصوص ایک عظیم دانائے عصر، علمی و عملی، فکری وادبی اور عبقری روحانی شخصیت سے محروم ہوگیا ہے مرحوم اپنی ذات میں ہمہ تن ایک انجمن تھے ایک ایسی برگزیدہ ہستی تھے جو ہمہ صفت موصوف جامع کمالات صوری و معنوی تھی، ایک جامع معقول منقول عالم اجل فاضل، جیّد استاذ، بلند پایہ اور مقبول منتظم، مسلمہ دانشور اور محقق و صاحب طرز ادیب، پختہ کار عظیم مفکّر، صاحب صدق وصفا، پیکر خلوص ووفا، خاندانی شرافت ونجابت اور سادگی کا مجسمہ اور اخلاق نبوی کے نقیب تھے، ایک باعمل صوفی، شیخ کامل اور انوار و برکات کے معدن اور عرفان وطریقت کے مخزن تھے لذت شوق وذوق سے بحر مند اور منجھے ہوئے خطیب تھے۔ مجددی فکر کے منفرد قائد، فروغ علم وعمل کے بہت بڑے داعی اور بیش قیمت اور گراں قدر تصانیف کثیرہ کے مؤلف و مصنف تھے

اور ان کارہائے عظیمہ کے حصول کیلئے ہمہ تن مصروف ہی نہیں بلکہ وقف تھے۔ مرحوم کی ہستی وشخصیت کو بحرِ علم وعمل اور مخزن فکر وتحقیق کہنا مبالغہ نہیں بلکہ واشگاف حقیقت ہے۔ نمود وریاء سے پاک، بے لوث اور بے غرض ہستی تھے شفقتوں اور محبتوں کے قاسم دوست نواز تھے، گمرہوں کے ہادی اور راہ حق کے طالبوں کے لئے خضر راہ تھے۔ تقسیم فیض عام تھی اور ہر کوئی یہی سمجھتا کہ مجھ پر ہی ساری نوازش ہے ایسے پاکباز لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مرحوم انہیں ایسا کہتے اور لکھتے دل کو دھکا لگتا ہے ایک عظیم مذہبی وروحانی اور علمی وفکری خانوادے کے چشم وچراغ تھے آپ کے جدّ اعلیٰ شاہ محمد مسعود دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ مسعودیہ کے بانی اور فقیہہ الہند کے لقب سے معروف اور نقشبندی فکر کے حوالے سے مشہور اور مسلمہ شیخ طریقت تھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نامور شیخ سلطان طریقت غوآض بحر حقیقت المخدوم الاولیاء اعلیٰ حضرت سید امام علی شاہ صاحب مکان شریفی کے خلیفہ مجاز اور نائب کامل تھے شاہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مرشد کریم نے رقم فرمایا

"مظہر صفات ربانی، مورد اخلاق سبحانی، صدر مسند ارشادو ہدایت جامع نعوت ولائت وفضائل وکمالات ومرتبت"

آپ کے تلامذہ میں حضرت مولانا رکن الدین شاہ الوری اور حضرت سید

میر صادق علی شاہ صاحب فرزند جلیل اعلیٰ حضرت سید امام علی شاہ صاحب جیسے اولیاء کاملین شامل ہیں آپ کی تصانیف میں نور العرفان، ورثمانیہ، رسالہ آداب مسالک اور فتاوئی بہت مشہور ہیں۔شاہ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی اولا د واجداد اور خلفاء طریقت ایک گلستان کرم ہے جسکی تفصیل کیلئے ایک مستقل کتاب درکار ہے آپ کے صاحبزادہ مفتی محمد سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک زیب مسندر ہے ان کے بعد آپ کے صاحبزادہ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد بزرگوار شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس عظیم خانقاہ ءدرسگاہ کے وارث ہوئے آپ حضرت صاحبزادہ سید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (مکان شریفی) کے دست حق پرست پر بیعت تھے اور اپنے بزرگوں کے علاوہ حضرت شاہ رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے مجاز اور خلافت سے آراستہ تھے آپ بڑے جید عالم، مفسر قرآن، بلند پایہ محدث اور نامور فقیہہ تھے۔ جامع فتح پوری کے شاہی امام تھے اور اس عظیم منصب پر تقریباً ساٹھ سال سے زائد عرصہ تک فائز رہے انتہائی متقی، عابد و پرہیز گار تھے کثیر التصانیف تھے تقریبا بیس سے زائد کتب زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں جن میں فتاوئی مظہریہ، ترجمہ وتفسیر قرآن، مظہر الاخلاق، مواعظ مظہری ،مکاتیب مظہری معروف و مشہور ہیں۔

یہ سارا خاندان انوار و برکات دینی و روحانی کا ایک سدا بہار گلستان ہے حضرت کے خاندان کا گل سرسبد اور سروبستان مظہریہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم تھے اور پاکیزہ گلستانوں سے ایسے ہی سرو وسمن پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے جو عملی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں انکی تفصیل کے لئے ایک اور بڑی ضخیم کتاب لکھنے کی

ضرورت ہے لیکن آپ کے دو بڑے کارناموں میں ایک تو امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر مبسوط کام ہے اور دوسرے حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر مفصل ہمہ گیر اور منفرد اور کامیاب علمی خدمت ہے یہ عظیم خدمت جہاں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی پندرہ جلدوں میں خوبصورت ترین اشاعت ہے یہ وہ خدمت ہے یہ وہ کارنامہ ہے جو اس صدی کا طغرائے امتیاز اور گذشتہ چار صدیوں میں بے مثل اور منفرد پیش کش ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کا یہ کارنامہ انہیں زندہ جاوید رکھے گا۔ حق یہ ہے کہ اس عظیم کاوش کے حوالے سے انہیں عصر حاضر کا مجددی فکر کا مجدد کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں۔ اعتراف حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور فردوس اعلیٰ میں بلند مرتبہ عطا فرمائے اور انکے چشمہ فیض کو ابدالآباد تک جاری وساری کامیاب وکامران فرمائے اور آپ کے عظیم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ کو آپ کے کارہائے نمایاں کا نقیب اور فروغ کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیبت میں وہی بہتی آنکھوں کیلئے ٹھنڈک ہیں اللہ کریم انہیں بھی پدر بزرگوار کا سچا جانشین بنائے اور ظاہری و باطنی برکات سے نوازیں اور اپنی خصوصی نصرتوں سے معاونت کی نعمت سے سرفراز فرمائے (آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

مسعودملت ماہر رضویات مجدد مجددیات

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد ظہور احمد جلالی

مہتمم جامعہ محمدیہ اہلسنت و جماعت، مانگا منڈی، لاہور

حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلا شبہ اُن نفوس قدسیہ میں سے تھے جن کی ذات میں ایک جہان پوشیدہ ہوتا ہے۔ جن کی برکات رہتی دنیا تک اپنی بہار دکھاتی رہتی ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے جہاں بھر کے دیدہ وَر استفادہ واستفاضہ کرتے ہیں جن کی نورانی کاوش اور روحانی توجہات تزکیۂ قلوب وتصفیہ نفوس اور انجلاءِ ارواح کیلئے صیقل کا سا اثر رکھتی ہے

جن کی تربیت کے اثرات نسل در نسل فیض رساں رہتے ہیں جن کے تربیت یافتہ افراد محض افراد ہی نہیں بلکہ ایک ایک فرد، ایک ایک ادارہ کا حکم رکھتا ہے۔ بندہ ناچیز کو مرکزی مجلس رضا لاہور کی مطبوعات کے ذریعہ اوّل روز سے ہی ان کی تحقیقاتِ انیقہ سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ بالخصوص پیر طریقت حضرت صوفی باصفا صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی سمن آباد لاہور کی شفقت ومہربانی سے آپکی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے ملفوظات طیّبہ سے بالمشافہ مستفید ہونے کا موقع بھی میسر آیا۔ لاہور میں جناب کی آخری آمد کے موقع پر حضرت مسعود ملّت کے والد گرامی حضرت علامہ مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مقدس

میں حاضری وملاقات اور پھر بتاریخ ۳ دسمبر ۲۰۰۸ بروز پیر بعد نماز مغرب کو حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی زیدہ مجدہ' کی سرپرستی میں منعقدہ ۲۰۷ ویں ماہانہ محفل میلاد شریف (بمقام جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور) حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری خطبہ صدارت ایک ایسا اعزاز ہے کہ جس پر جس قدر اظہار تشکر کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کو انکے اسلاف کے ہمراہ جنّات الفردوس کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکی جلائی ہوئی شمعیں ہمیشہ کیلئے فروزاں رکھے اور ہم تمام کو ان کا عظیم مشن جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

جی سی یونیورسٹی لاہور

مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد بھی وصال فرما گئے ۔ کتنی عجب بات ہے جن کو یہاں رہنے چاہیے تھا، جو حسن کائنات، مسند علم و دانش کی زینت اور انسانیت کا بھرم ہوتے ہیں، وہ چلے جاتے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کو زمانے سے ہم آہنگ تقاضوں کے مطابق لکھنا اور جینا سکھایا ۔ کون سوچ سکتا تھا کہ اردو ادب کا ایک لکھاری ۔ جہان امام ربانی کے ورق ورق میں بھی نظر آئے گا ۔ علمائے اہل سنت کی تحریریں، کتابی شکل میں کم تھیں اور جو تھیں وہ مناظرانہ اسلوب لئے ہوئے ۔ اللہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ۔ حضور ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مسعود ملت حضرت ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ پر جنہوں نے علم کی دنیا میں اپنا مؤقف بیان کرنا ہم کو سکھایا

حضرت مسعود ملت کتابوں کا ایک وقیع ذخیرہ چھوڑ گئے ، مگر یہ چھپے ہوئے حرفوں میں لکھاریوں کی رہنمائی کے لئے انمول حقائق چھپے ہوئے ہیں ۔ آپ کے تحریریں پڑھیں تو انسان پڑھتا ہی جاتا ہے، اوراق پلٹتے جاتے ہیں کتاب ختم ہوجاتی ہے مگر تھکان بے زاری اور نفرت کے جذبات کے ساتھ نہیں ایک جذبہ عمل کے ساتھ ،

کچھ کرنے کے احساس کے ساتھ۔

میری ڈاکٹر صاحب سے خط و کتابت ۱۹۹۳ء میں شروع ہوئی جب میں نے اپنے شیخ حضرت قبلہ علامہ محمد کریم سلطانی دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارناموں پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنے کا سوچا۔ آپ کو خط ارسال کیا جاتا۔ انتہائی محبت اور خلوص سے جواب مناسبت فرماتے۔ خط و کتابت کا یہ سلسلہ جاری رہا مگر ملاقات نہ ہوسکی۔ میں نے آخری خط، گلاسگو (یو۔ کے) سے آپکو لکھا ۔مگر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کے توسط سے آپ کی مسجد (جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور) میں ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر ڈاکٹر صاحب کے حیات ظاہری کے آخری دورہ لاہور میں ملاقات ہوگئی۔ میرے بارے میں کسی نے آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کردیا تھا۔ میں نے ملاقات میں عرض کی کہ میرا تعلق حضرت فقیہہ العصر مفتی محمد امین مدظلہ العالی سے ہے۔ بہت خوش ہوئے۔ دعائیں دیں۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ علم جب عمل کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ تب گوشت پوست کا انسان مرمٹ جاتا ہے۔ عجز و انکسار کا پیکر، ایک ملکوتی وجود کی شکل اختیار کر لیتا ہے، علم جب تک واردات قلبی نہ بنے اس وقت تک حجاب اکبر ہے اور جب قلب پر صروف اپنے حقائق آشکارا کرنا شروع کردیتے ہیں تو حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو دراصل یہ مقام برصغیر کی دو عظیم صاحب علم و عمل شخصیات پر کام کرنے سے نصیب ہوا۔

جب انسان ایسے افراد سے معنوی طور پر جڑ جاتا ہے تو شخصیات اپنا اثر دکھاتی

ہیں مجھے نہیں معلوم کہ دنیا میں کسی ایک صوفی بزرگ پر اتنی معلومات اکٹھی کردی گئی ہوں جو ''جہان امام ربّانی'' میں ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہما پر کام کرنے والے لوگ کبھی بھی ڈاکٹر صاحب کے کئے ہوئے کام سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ محققین آپ کے فیوضات سے ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد ناظم بشیر نقشبندی مجددی

صدر انجمن غلامان مصطفٰے (رجسٹرڈ)

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی، سمن آباد، لاہور

تاریخ اور تحقیق کے طالب علم جب بھی اوراق کتب میں جھانکیں گے انہیں شاہسوارِ تصوف، پیکر اخلاق وشفقت، فخر العلماء و محققین، شیخ الاسلام مسعود ملت حضرت علامہ پرفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کا نامِ نامی اسم گرامی نمایاں اور روشن نظر آئے گا۔ آپ کی شخصیت اور کارہائے نمایاں کے متعلق جو تھوڑا بہت علم ہے اسکی روشنی میں اپنے خیالات اور جذبات کو لفظوں کا لباس پہنانے کی جسارت کرر ہا ہوں۔

سیدی مرشدی حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی سے سلسلہ بیعت استوار ہونے کے بعد آپکی معیت میں کچھ ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا۔ ہر ملاقات میں گوھرِ حکمت میں سے وہ کچھ حاصل ہوا جو سال ہا سال کے مطالعے سے حاصل نہیں ہوتا۔ آپ کے کلام میں جامعیت کے ساتھ ساتھ درد کا وہ عنصر موجود ہوتا تھ جو آپ کو دیگر خانقاہوں کے سجادہ نشینان سے ممتاز کرتا تھا۔

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگان دین کے سچے نقیب تھے اور انکے مشن کو چلانے میں مثالی حیثیت کے حامل تھے۔ آپ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں میں سے اہم بات یہ تھی کہ آپ دعوؤں کی بجائے صحت عقیدہ کے ساتھ عمل پر یقین رکھتے تھے۔ خود کام کر کے دوسروں کو بھی دین اسلام کی خدمت پر معمور رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔

تکبر اور تصنع سے پاک یہ عظیم روحانی و علمی شخصیت اپنی مثال آپ تھے۔آپ کے علمی کارناموں کا احاطہ تو اہل علم و دانش کو زیبا ہے۔

دنیائے اسلام کے اس عظیم مُبلّغ کی رحلت سے نا قابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔
یقیناً آپ ایسی باکمال اور بے مثال ہستیوں کا گزر اس دار فانی سے صدیوں بعد ہوتا ہے

میں اور میرے ساتھی اپنی قسمت پر اس وقت ناز کر رہے تھے جب آپ 207 ویں ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور میں تشریف لائے۔اپنے رُخ تاباں کے ساتھ ساتھ کلمات طیبہ سے مشرف فرمایا۔آپ کا کلام سننے کے بعد تاثیر کا یہ عالم تھا کہ ہم اپنے آپ سے یہ عہد کر رہے تھے کہ دنیا میں دل لگانے کی بجائے حیات ظاہری کو محبوب رب العالمین ﷺ کے دین کی تبلیغ و اشاعت میں وقف کر دیا جائے۔ بالخصوص آپ کے وہ کلمات جو آپ نے میرے پیر و مرشد حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی دامت برکاتہم عالیہ کے بارے میں فرمائے

> ’’صوفی سرور صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔
> ماشاءاللہ ہیں تو بہت ضعیف لیکن جوانوں کا سا جذبہ رکھتے ہیں۔یہاں جو جوان ہے وہ ضعیفوں کا سا جذبہ رکھتے ہیں۔
> لیکن یہ وہ ضعیف ہیں جو جوانوں کا سا جذبہ رکھتے ہیں۔
> یہ ہمارے لئے مثال ہیں۔ان کا جذبہ ہمارے لئے مثال ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قبول فرمائے‘‘

میں اور میرے تمام پیر بھائیوں کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے عظیم مشن کی تکمیل میں موثر کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپکو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور قبلہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کو عمر خضر مع صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور آپ کے سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ (آمین) آپ نے ہمیشہ اپنے رفقاء اور متوسلین کو بلا تعصب ایسی ہی بے مثال شخصیات سے متعارف کروایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے زیر سایہ قبلہ ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ خاتم الانبیاءِ والمرسلین

تعزیتی اجلاس منعقدہ ایگزیکٹو کلب پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

جی سی یونیورسٹی لاہور

"بزم سیرت لاہور" کا ایک اجلاس پروفیسر ڈاکٹر محمواختر کی زیر صدارت، ایگزیکٹو کلب پنجاب یونیورسٹی لاہور، منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی ممتاز نقاد و ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر تھے اس تعزیتی اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالی گئی اور ان کے ایصال ثواب کے لئے دعاء کی گئی۔ پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر نے ڈاکٹر صاحب کے علمی وفکری ارتقاء کے حوالہ سے ان کی ابتدائی تحریروں سے لیکر جہان امام ربانی تک، گفتگو کی۔ ڈاکٹر حافظ محمد سجاد احمد نے ڈاکٹر صاحب کے "معارف اعظم گڑھ" میں شائع ہونے والے مضامین پر تبصرہ کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے نقشبندی مجددی سلسلہ کے حوالہ سے آپ کی خدمات کا جائزہ پیش کیا۔

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال کے

حوالے سے تعزیتی اجلاس اور آپکی روح پُرفتوح کے ایصال ثواب کیلئے

محفل قرآن خوانی منعقدہ ۵۔اپریل ۲۰۰۸ء کی رپورٹ

مرتبہ: صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد، لاہور

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وجود آیہ رحمت تھا آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے عظیم نشانی تھے۔آپ کا اخلاق و کردار مثالی تھا۔ آپ نے ہزاروں گمراہوں کی اصلاح فرمائی اور بے شمار ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑا آپ نے دینی کام کرنیوالوں کی ہمت بندھائی، حوصلہ دیا اور دینی خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔آپ اتباع رسول ﷺ کی عملی تصویر اور علماء ومشائخ میں عالمی سطح پر قد آور شخصیت اور دانشوروں اور محققین میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔آپ کی قلم سے نکلا ہوا ایک ایک جملہ بڑا قیمتی اور راہنمائی کا مینارہ نور تھا۔آپ خطاؤں کو معاف کرنے والے اور کوتاہیوں اور خامیوں پر سے درگزر اور لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے تھے آپ بڑے مشفق ومہربان تھے۔آپ کی دینی، ملی اور قومی خدمات صدیوں تک یاد رہیں گیں۔آپ وہ کام کر گئے جو صدیوں میں کوئی نہ کر سکا اور آپ دینی خدمت کی وہ شمع روشن کر گئے جسکی روشنی انشاءاللہ تعالیٰ صدیوں تک چہار دانگ عالم میں پھیلی رہے گی۔ان خیالات کا اظہار صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی

سوسائٹی لاہور و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور نے محفل قرآن خوانی برائے ایصال ثواب حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ۲۱۲ ویں ماہانہ محفل میلاد کے انعقاد کے موقع پر تعزیتی اجلاس میں کیا۔ آپ نے کہا کہ حضرت مسعود ملت عاشق رسول، ولی کامل اور مخدوم ملت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔

حضرت پیر طریقت، رہبر شریعت مخدوم ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ فخر نقشبندیت و مجددیت، مخدوم اہل سنت و جماعت اور ماہر رضویات تھے۔ آپ نے ایک طرف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام، آپ کی شخصیت تعلیمات اور کارہائے نمایاں کو پوری دنیا میں بڑے احسن طریق سے متعارف کرایا اور دوسری طرف مجدد ہزارہ دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت، تعلیمات، عقائد و نظریات کارہائے نمایاں، تبلیغی کاوشوں اور اصلاح معاشرہ کی بے پایاں خدمات کو اجاگر کیا اور ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' اور باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' جو کہ ۱۵ جلدوں پر محیط ہے، مرتب کیا جو کہ آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ پوری دنیا میں کسی مصلح اور شخصیت پر اتنا کام بجز سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر نہیں آتا۔ گذشتہ چار صدیوں میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات، کارہائے نمایاں، عقائد و نظریات اور اصلاحی کارناموں پر محیط ایسا کارنامہ کوئی سرانجام نہ دے سکا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل عمیم سے آپ کی علمی، تحقیقی، فلاحی، قومی و ملی خدمات کو قبول فرمائے اور اہل اسلام کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ امین بجاہ رحمۃ للعلمین۔

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کی خبر

۲۸۔اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر بوقت ۹ بجے شب کو ملی۔ بے حد صدمہ ہوا۔ دل پر گہرے اثرات ہوئے جو بیان سے باہر ہیں جگر گوشہ مسعود ملت حضرت صاجزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے یہ جانکاہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے والد گرامی کا سچا جانشین اور آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اہل خانہ اور دیگر پسماندگان، محبین ومخلصین بالخصوص حضرت مفتی علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد حضرت علامہ مفتی محمد معظم احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حضرت علامہ رضوان احمد مسعودی، جناب معراج الدین مسعودی و اراکین جام ربانی فاؤنڈیشن اور اراکین ادارہ مسعودیہ کراچی کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
امین بجاہ سید المرسلین

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد نے کہا کہ محترم جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی کتاب حیات کا ورق ورق شہابت دے رہا ہے کہ آپ کے ہاں ہر لمحہ صرف ایک وجود مقصود نظر رہا، نگارشات کا ہر رخ توحید مست رہا۔ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت آپ کی زندگی کا محور رہی۔ انداز بدل بدل کر اسلوب بدل بدل کر موضوع بدل بدل کر ایک ہی تذکرہ رہا۔ علمی ثروت نے سلیقہ عطا کیا تھا تو روحانی کیف نے اعتماد بخشا تھا، فقہی بصیرت نے آداب آشنا کیا تو طریقت کی راسخیت نے جذب ومستی کو بھی پابند حدود رکھا۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ ایک لائق حوالہ وجود رکھتے تھے، نہ محبت وشوق میں از خود وارفتہ ہوئے اور نہ اطاعت واتباع میں شوریدگی کا شکار ہوئے یقیناً ایک متوازن شخصیت کے حامل تھے جو ہوا وہوس کے

اس دور میں بھی اسلاف کا نمونہ سمجھے گئے۔ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمہ کا یوں راہی بقا ہونا، فنا کی منزلوں میں بھٹکنے والوں کے لئے ایک جانکاہ صدمہ ہے کہ قحط رجالی نے پہلے ہی ملت کو دل گرفتہ کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس سر چشمہ فیض کو جاری رکھنے کی آپ کی اولاد او ر متوسلین کو توفیق عطا فرمائے۔ امین

پروفیسر قاری مشتاق احمد ڈائریکٹر جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد نے کہا کہ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات کی خبر سے شدید صدمہ ہوا۔ مرحوم و مغفور کا سانحہ ارتحال کوئی معمولی بات نہیں ملت اسلامیہ اس خبر سے غم و اندوہ کے سمندر میں ڈوب گئی اور وابستگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے حلقوں میں گویا صف ماتم بچھ گئی ایسی نابغہء روزگار شخصیت کی فرقت بہت بڑا واقعہ ہے، عالم اسلام بالعموم اور حلقہ ہائے نقشبندیہ مجددیہ بالخصوص ایک عظیم دانائے عصر، علمی و عملی ،، فکری و ادبی اور عبقری روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے مرحوم اپنی ذات میں ہمہ تن ایک انجمن تھے ایک ایسی برگزیدہ ہستی تھے جو ہمہ صفت موصوف جامع کمالات صوری و معنوی تھی، ایک جامع معقول منقول عالم، اجل فاضل، جید استاذ، بلند پایہ اور مقبول منتظم، مسلمہ دانشور اور محقق و صاحب طرز ادیب، پختہ کار عظیم مفکر، صاحب صدق و صفا، پیکر خلوص و وفا، خاندانی شرافت و نجابت اور سادگی کا مجسمہ اور اخلاق نبوی کے نقیب تھے، مجددی فکر کے منفرد قائد، فروغ علم و عمل کے بہت بڑے داعی اور بیش قیمت اور گراں قدر تصانیف کے مؤلف و مصنف تھے اور ان کارہائے عظیمہ کے حصول کیلئے ہمہ تن مصروف ہی نہیں بلکہ وقف تھے۔ مرحوم کی ہستی و شخصیت کو بحر علم و عمل اور مخزن فکر و تحقیق کہنا مبالغہ نہیں بلکہ واشگاف حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات

بلند فرمائے اور فردوس اعلیٰ میں بلند مرتبہ عطا فرمائے اور انکے چشمہ فیض کو ابدالآباد تک جاری و ساری کامیاب وکامران فرمائے اور آپ کے عظیم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ کو آپ کے کارہائے نمایاں کا نقیب اور فروغ کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی بانی دارالعلوم محمدیہ اہلسنت وجماعت مانگا منڈی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ اُن نفوس قدسیہ میں سے تھے جن کی ذات میں ایک جہان پوشیدہ ہوتا ہے۔ جن کی برکات رہتی دنیا تک اپنی بہار دکھاتی رہتی ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے جہاں بھر کے دیدہ وَر استفادہ واستفاضہ کرتے ہیں جن کی نورانی کاوش اور روحانی توجہات تزکیۂ قلوب و تصفیہ نفوس اور انجلاءِ ارواح کیلئے صیقل کا سا اثر رکھتی ہے۔آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ کو انکے اسلاف کے ہمراہ جنّات الفردوس کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکی جلائی ہوئی شمعیں ہمیشہ کیلئے فروزاں رکھے اور ہم تمام کو ان کے عظیم مشن کو جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس ،شعبہ اسلامیات ، گورنمنٹ کالج لاہور نے مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوا کہا کہ کتنی عجب بات ہے جن کو یہاں رہنا چاہیے ، جو حسن کائنات ،مسند علم و دانش کی زینت اور انسانیت کا بھرم ہوتے ہیں ، وہ چلے جاتے ہیں ۔ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کو زمانے سے ہم آہنگ تقاضوں کے مطابق لکھنا اور جینا سکھایا۔حضرت مسعود ملت کتابوں کا ایک وقیع ذخیرہ چھوڑ گئے ،مگر یہ چھپے ہوئے حرفوں میں لکھاریوں کی رہنمائی کے لئے انمول حقائق چھپے ہوئے ہیں ۔آپ کی تحریریں پڑھیں تو انسان پڑھتا ہی جاتا ہے، اوراق پلٹتے جاتے ہیں کتاب ختم

ہو جاتی ہے مگر تھکان بے زاری اور نفرت کے جذبات کے ساتھ نہیں ایک جذبۂ عمل کے ساتھ، کچھ کرنے کے احساس کے ساتھ۔

آپ نے اپنی آخری ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے اظہار فرمایا کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کے توسط سے آپ کی مسجد (جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور) میں ماہانہ محفل میلاد کے موقع پر ڈاکٹر صاحب کے حیات ظاہری کے آخری دورہ لاہور میں ملاقات ہوگئی۔ میرے بارے میں کسی نے آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیا تھا۔ میں نے ملاقات میں عرض کی کہ میرا تعلق حضرت فقیر العصر مفتی محمد امین مدظلہ العالی سے ہے۔ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی اور حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہما پر کام کرنے والے لوگ کبھی ڈاکٹر صاحب کے کیے ہوئے کام سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ محققین آپ کے فیوضات سے ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مسعود ملت کے درجات کو بلند فرمائے اور حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد مدظلہ العالی کو آپ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقع پر حضرت علامہ قاری سلمان اعوان سروبہ نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو شاندار انداز میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کے اخلاق جلیلہ اور علمی کاوشوں پر روشنی ڈالی اور دعا فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے درجات کو بام عروج پر پہنچائے اور اہل اسلام کو بالعموم اور متوسلین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو بالخصوص آپکے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی نے حضرت مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تحقیقی اور اخلاقی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر

تعزیت نامہ

مرتب:

بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

ناظم: دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

ادارہ نشر و اشاعت

دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

پی پی: 042-4225144
فون لاہور: 042-7313356
شرقپور شریف: 056-2591054
موبائل: 0300-4243812

ڈاکٹر صاحب مرحوم ومغفور کی تقدیم کتاب ''انمول ہیرے'' کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسعود ملت نے لکھا ہے کہ دور جدید میں نیک اعمال کا ست پڑ جانا ایک عظیم المیہ ہے۔قدریں بدل گئیں، مقاصد بدل گئے نتائج خود بخود بدل گئے، اعلیٰ مقاصد کیلئے اعلیٰ اعمال کی ضرورت ہے اور اعلیٰ اعمال کیلئے اعلیٰ افکار کی ضرورت ہے۔اعلیٰ افکار ہی سے بننے کا عمل شروع ہوتا ہے آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسعود ملت کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپکے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ محفل قرآن خوانی برائے ایصال ثواب روح پرفتوح حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد وتعزیتی اجلاس و۲۱۲ویں ماہانہ محفل میلاد منعقدہ ۵ مئی ۲۰۰۸ء بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد قادریہ شیر ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور میں زیر اہتمام صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی واراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی وشیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور منعقد ہوئی۔جس میں ملک کے طول وعرض سے لوگوں نے کثیر تعداد میں شمولیت فرمائی، مسعودی ومظہری برادران کی کثیر تعداد نے ایصال ثواب وتعزیتی اجلاس اور ۲۱۲ ویں ماہانہ محفل میلاد میں شمولیت فرمائی جن میں شاہد احمد مسعودی، ڈاکٹر محمد رفیق مسعودی، محمد سعید احمد مجاہد آبادی، ڈاکٹر شیر محمد، عبد السلام مظہری، سلطان احمد مسعودی اور محمد یٰسین مسعودی قابل ذکر ہیں۔محفل کے اختتام پر صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے حضرت مسعود ملت کی روح مبارکہ کو ایصال ثواب کیا اور انکے بلندی درجات کے لیے دعا فرمائی اور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کا عزم کیا۔

آہ۔۔۔۔۔۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(موت العالم موت العالم)

دُنیا تو آنی جانی ہے کوئی آیا کوئی گیا۔ نہ آنا اپنے اختیار میں نہ جانا اپنے اختیار میں۔ آیا تو مرنے کی پابندی گیا تو جینے کی پابندی۔ جب سے یہ کائنات تخلیق ہوئی ہے تب سے اس اُصول میں ذرہ بھر فرق نہیں آیا۔ قیامت تک یونہی سلسلہ جاری رہے گا۔ البتہ اس آنے جانے کے عمل سے ہر متنفس کو ایک ہی پلڑے میں رکھ کر نہیں تولا جا سکتا۔ کسی کے آنے سے زمانہ کھلکھلا اُٹھتا ہے اور اس کے جانے سے زمانہ بلبلا اُٹھتا ہے۔

پروفیسر مسعود احمد جامع مسجد فتح پوری دہلی (شاہی مسجد دہلی) کے امام اور مفتی اعظم جناب مظہر اللہ دہلوی کے گھر 1930ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد دینی و دنیوی علوم وفنون کا منبع تھے۔ پروفیسر صاحب نے تمام مروجہ دینی علوم اپنے ہی گھر سے اپنے والدہ ماجد سے حاصل کیے۔ 1950ء میں ہجرت فرما کر کراچی کو رونق افروزی کا شرف بخشا اور کالج و یونیورسٹی کی تعلیم کی تکمیل کی۔ ایم اے کرنے کے بعد ''قرآن پاک کے تراجم وتفاسیر کے تقابلی جائزہ'' پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور محکمہ تعلیم سے ہی منسلک ہو گئے اور تقریباً تیس سال تک مختلف کالجوں میں (سندھ اور بلوچستان) بحیثیت پروفیسر اور پرنسپل خدمات سرانجام دیں۔

1990ء سے 2008ء تک حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر تحقیقی کام کیا اور ''جہانِ امام ربانی'' کے نام سے پندرہ ضخیم جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا شائع کیا جس کو اندرون و بیرون ممالک میں سراہا گیا۔ آپ کے والد ماجد جناب مفتی اعظم ہند مظہر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف مشرق پنجاب سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے مجاز تھے۔ آپ نے اپنے ہونہار اور باصلاحیت فرزند کو بھی شرف خلافت سے نوازا۔ پروفیسر صاحب اپنے مریدین کو علم کی روشنی عام کرنے کے لیے تصنیف وتالیف کے کام پر لگاتے اور اس وقت دنیا میں تقریباً ایک سو کے قریب ایسے اشخاص موجود ہیں جو پروفیسر صاحب کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد کی لکھی ہوئی تفسیر ''مظہر القرآن'' دو جلدوں میں شائع کرائی۔ آپ دورِ حاضر کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کی اپنی حیات ظاہرہ میں ہی ہندوستان کی ایک یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا گیا۔ جہد مسلسل کی وجہ سے آپ کی صحت تیزی سے گرنے لگی اور 27 اپریل 2008ء بروز پیر رات گئے آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

جس کی پیشانی روشن بندگی کے نور سے ... آفتابِ حلم و تسلیم و رضا رخصت ہوا
دہر سے اِک بندۂ حق آشنا رخصت ہوا ... پیکرِ عشق حبیب کبریا رخصت ہوا

احوال آنکہ

حضرت مسعود ملت جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب نقشبندی مجددی سے میرے بہت دیرینہ اور گہرے تعلقات ہیں اور حال ہی میں ان سے میری جو خط و کتابت رہی زیر نظر پمفلٹ میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کا آخری خط (محررہ 26 اپریل 2008ء) مجھے ان کی وفات کے بعد ملا اس سے پیشتر محترم المقام جناب (ر) کمانڈر ظفر صاحب کا مجھے کراچی سے فون آیا کہ مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طبیعت سخت ناساز ہے اور ہم انھیں فوری طور پر لے جا رہے ہیں جس پر مجھے بہت تشویش ہوئی۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے بعد کمانڈر ظفر صاحب کا دوبارہ فون آیا کہ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں (اناللہ وانا الیہ راجعون) آیئے ہم سب مل کر ان کی بخشش اور مغفرت کی دُعا کریں اور یہ بھی رب کریم سے استدعا کریں کہ وہ پروفیسر صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت سے مالا مال کر دے۔ آمین ثم آمین۔

محترم جمیل اطہر سرہندی صاحب ملک کے نامور صحافی ہیں اور بعض اخبارات و رسائل وغیرہ ان کی ادارت میں شائع ہوتے ہیں اور سرہندی ہونے کے حوالے سے میرے لیے وہ بصد قابل احترام ہیں۔ جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کا گزشتہ دنوں اِنتقال ہو گیا۔ مجھ فقیر کو جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کی وفات کے متعلق کسی ذریعے سے بھی خبر نہ مل سکی پھر ایک دِن ایک رسالہ ''ماہنامہ شہ رگ پاکستان، فروری 2008ء صفحہ 52'' اچانک (اگرچہ کافی تاخیر سے) میرے ہاتھ لگا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

والسّلام

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

مؤرخہ 11 مئی 2008ء بروز اتوار

اندازِ فہم وتفہیم بھی دلکش اور دلبرانہ رنگ لیے ہوتا تھا۔ گفتگو میں نرمی شیرینی اور اثر آفرینی کے لوازمات بھی بدرجہ اتم سموئے ہوئے ملتے تھے۔ اکابر اور اسلاف کی بات کرتے تو آداب وسلیقہ مندی کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا جاتا۔ میرا آپ سے ہمیشہ رابطہ رہا۔ اب جبکہ آپ دنیائے فانی سے عالم بقا کو سدھار چکے ہیں آپ کی محبت کی اک ہُوک سی دل میں اٹھتی ہے اور دل کہتا ہے:۔

اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم ومغفور کے ساتھ میری آخری بھرپور ملاقات 3 دسمبر 2007ء کو ہوئی۔ ان دنوں آپ شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ (شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتح پوری، دہلی) کے عرس کی تقریب میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب سعید سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں 28 نومبر 2007 کو منعقد ہوئی تھی۔ راقم السطور نے بیت النور ہوٹل لاہور میں پروفیسر صاحب سے ملاقات کا خصوصی اہتمام کیا تھا۔ چند علماء اور دانشور حضرات کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم میاں غلام رسول مالک بیت النور ہوس کے ساتھ 10 بجے قبل دوپہر اپنے عزیز بھانجے قاری محمد طاہر صاحب کے ہمراہ تشریف لائے۔ ناشتے کی میز پر علمی باتیں شروع ہو گئیں جو ناشتے کے بعد بھی کافی دیر تک جاری رہیں۔ یہ ملاقات بھرپور علمی مذاکرے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس ملاقات کے نقوش ابھی تک دل ودماغ میں تازہ ہیں اس مذاکرے کی روداد ہمارے سہ ماہی انگلش میڈیم شیر ربانی ڈائجسٹ کے تازہ شمارے (بابت اپریل تا جون 2008ء) میں شائع ہو چکی ہے۔ اور یہ پرچہ مسعود ملت کی وفات سے چند روز پیشتر پروفیسر مرحوم کی خدمت میں ارسال بھی کر دیا تھا۔

میرا (جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی) کا پروفیسر صاحب سے زندگی بھر رابطہ استوار رہا آپ نے بارہا (آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری) شرقپور شریف میں تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع فراہم کیا۔

ویسے بھی پروفیسر صاحب سے ہمارے روحانی تعلقات کی نسبت بڑی قریبی اور پرانی ہے وہ اس طرح کہ میاں شیر محمد شرقپوری کے پیرومرشد بابا امیر الدین نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ مکان شریف کے حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمت سے بیعت کا شرف رکھتے تھے جبکہ سید امام علی شاہ حضرت حاجی سید شاہ حسین کے مرید اور وہ حضرت قاضی احمد سے شرف بیعت رکھتے تھے جن کا مزار پرانوار گوٹھ قاضی احمد سکرنڈ (سندھ) نزد نواب شاہ میں مرجع خلائق ہے اور قاضی احمد سلطان الاولیا خواجہ محمد زمان صاحب سکنہ لواری شریف (سندھ) کے مرید وخلیفہ تھے۔

نیز ہمارا دوسرا قریبی واسطہ اس طرح ہے کہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا پیر سید امام علی شاہ کے مرید وخلیفہ حضرت مفتی مسعود احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حضرت مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کے

مکرمی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا گرامی نامہ نظر نواز ہوا۔ یہ جان کر مسرت ہوئی کہ آپ 8 مارچ 2008ء کو امام ربانی مجدد الف ثانی" انٹرنیشنل کانفرنس کے سلسلہ میں دہلی (انڈیا) تشریف لے گئے تھے جو الحمد للہ بہت کامیاب رہی اور آپ نے دیکھا کہ اس کانفرنس کے سلسلہ میں علماء بریلی شریف نے بھرپور تعاون فرمایا اور دِل کھول کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن ومحامد بیان کیے جب کہ آپ کی اپنی خدمات بھی اس سلسلہ میں اظہر من الشمس ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیوں سے نوازے اور اپنی جانب سے اور بھی توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

محترم ڈاکٹر صاحب! ہمیں آپ کا بے حد احترام ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ میں آپ کی خدمات قابل صد تحسین ہیں اور آپ کی سرپرستی میں جہان امام ربانی اور باقیات جہان امام ربانی کی تصنیف، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی" سے آپ کے والہانہ لگاؤ اور عقیدت واحترام کا زندہ ثبوت ہے فقیر حقیر کی طرف سے بھی آپ کی خدمت میں یہ ہدیۂ تبریک پیش خدمت ہے قبول فرمائیں اللہ کریم جلشانہٗ اپنے حبیب کریم کے طفیل آپ کو احسن الجزاء عطا فرمائے! آپ کے علم وفضل کے ساتھ ساتھ مکان شریف کے حوالے سے ہمارے بزرگوں کے خوشگوار روحانی روابط ہمارے لیے باعث صد افتخار ہیں۔

یہ فقیر سمجھتا ہے کہ جہان امام ربانی کی شکل میں آنے والا آپ کا حالیہ کام جو تقریباً نو ہزار صفحات پر مشتمل ہے اپنی نظیر آپ ہے اور یہ سب اس فقیر کی نظر میں بفضلہٖ تعالیٰ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی" کی روحانیت اور مکان شریف کے فیضان کا مظہر ہے جو ان شاء اللہ ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گا۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت خواجہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی" (مکان شریفی) جو بہت سے بزرگوں کے رہبر کامل اور شریعت وطریقت کے بطل عظیم تھے نے اپنی حیات مستعار میں اپنے پیرومرشد کی عزت وتوقیر کی ایک وقیع مثال قائم کر دی ہے کہ آپ اپنے مرشد خواجہ حاجی شاہ حسین نقشبندی مجددی" (بھورے والی سرکار) کے گھوڑے کا پیشاب بھی زمین پر گرنے دینا پسند نہ فرماتے تھے چنانچہ اس مقصد کے لیے آپ نے ایک مٹکا نما برتن مختص کر کے اپنے پاس رکھ لیا تھا پس جب گھوڑے کو پیشاب کی حاجت ظاہر ہوتی تو اس وقت آپ وہ مٹکا نما برتن اس کے نیچے رکھ دیتے اور پھر وہ برتن ادب سے اپنے سر پر اٹھا کر دریائے راوی کی لہروں

کے پرزکرآتے جومکان شریف کے نواح میں ساتھ ہی بہ رہا ہوتا تھا۔

اپنے پیر خانے سے محبت اور اس کا ادب واحترام ہمارے بزرگوں کا شیوہ اور خاصہ رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے خلیفہ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نقشبندی مجددیؒ المعروف بہ ''حضرت کرمانوالے'' بیان کرتے ہیں کہ ہم جب شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے ہمراہ آستانِ مقدسہ حضرت خواجہ امام علی شاہ اور خواجہ حاجی شاہ حسینؒ کے مزارات مقدسہ کی زیارت کو جارہے تھے تو راستے میں لڑکے بالے کھیل رہے تھے جس کی وجہ سے گرد و غبار نے فضا کو مکدر کر دیا تھا اس موقع پر شاہ صاحب بھی ساتھ تھے شاہ صاحب نے کھلنڈرے بچوں کو گرد و غبار اڑانے سے منع کیا تو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے شاہ صاحب سے کہا۔ پیر جی! یہ حضرت امام علی شاہؒ اور حضرت شاہ حسین نقشبندی مجددیؒ مکان شریفی کے مزارات کے راستے میں اڑنے والا گرد و غبار ہے اڑتا ہے تو اڑے یہ ہمارے حق میں باعث رحمت و برکت ہے آپ بچوں کو کھیلنے سے منع نہ فرمائیں!

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نہ صرف اپنے مرشد حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی نقشبندی مجددی کے آستانے کا دل سے احترام کرتے تھے بلکہ وہ اپنے مرشد کے پیر خانے المعروف بہ مکان شریف کا ادب اور احترام بھی حد سے زیادہ فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سید امام علی شاہ کے عرس کے موقع پر دفعتاً شور بلند ہوا کہ ایک زائر کا بیٹا عرس کے موقع پر فوت ہو گیا ہے جس سے عرس کی فضا سوگوار تر ہو کر کھلبلی سی مچ گئی۔ ایسے میں میاں صاحبؒ فوراً لڑکے کے لواحقین کے پاس پہنچے اور لواحقین سے فرمایا بچہ بیہوش ہو گیا ہے اس کے پاؤں کی تلیوں کی مالش کریں یہ ہوش میں آجائیگا چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ بچہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا اب آپ نے لواحقین سے کہا کہ بچے کو فوراً گھر لے جائیں چنانچہ جب بچہ گھر پہنچا تو اس کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی اور وہ چل بسا۔ کسی نے حضرت میاں صاحبؒ کو بچے کی وفات کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ تو عرس کے موقع پر ہی فوت ہو چکا تھا وہ تو اللہ کریم سے تھوڑی سی مہلت کی درخواست کی تھی جو اس نے قبول فرمالی تاکہ میرے بزرگوں کے عرس کے موقع پر ماحول میں پژمردگی کا سایہ نہ پڑے پس وہ بچہ گھر جاتے ہی چل بسا تھا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

بڑے پیر خانے سے محبت مودت اور حسن عقیدت کا ایک اور واقعہ یوں ہے کہ حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددیؒ کے نہایت بلند و بالا مزار مبارک کا کلس کسی زلزلہ وغیرہ کی وجہ سے ایک جانب کو ٹیڑھا ہو کر جھک گیا اور اس کا جھکاؤ مرزا غلام احمد قادیانی کے گاؤں کی طرف ہو گیا جس کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر دیا کہ سید امام علی شاہؒ کے مزار کا کلس بھی جھک کر مجھے سلام کرتا ہے قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے بھی کسی نے یہ بات کہہ دی۔ آپ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ ایک کذاب کو طعنہ دینے کا موقع ملے۔ تو آپ کلس کی اصلاح کے لیے عام سے ایک دو مستریوں کو

ساتھ لے کر مکان شریف پہنچے لیکن گنبد کی بلندی کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی تھی اور اس کام میں جان جوکھوں کا خدشہ تھا تو قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ جو راج یا مزدور اس کلس سے گر کر شہادت پائے گا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ یہ مژدہ سن کر حکیم فتح محمد نے بخوشی برملا کہا کہ یہ کام میں ہی انجام دینے کی سعادت حاصل کروں گا چنانچہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے اللہ کا نام لے کر حکیم فتح محمد کو بلند ترین گنبد پر چڑھا دیا۔ حکیم فتح محمد نے تھوڑی سی کوشش کر کے گنبد میں ایک جگہ پرانی "گو" کا ایک سوراخ دریافت کر لیا اور پھر جونہی وہ اوپر کی طرف کھودتا ہوا آگے بڑھا تو مطلوبہ "گو" کے باقی سوراخ بھی مل گئے۔ پس شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اس کوشش میں کامیابی پر بہت خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور فوری طور پر گو کے تمام سوراخوں میں ایک ایک بالا (لکڑی کا) جڑواتے گئے اور اس طرح "گو" تیار کروا کے کلس کا ٹیڑھا پن دور کر دیا گیا جب کہ ظاہری تخمینہ کے مطابق اس کام پر اس زمانے میں تین چار ہزار روپے کا خرچہ تھا جس کے وسائل میسر نہ تھے۔

جناب! آپ کے ایک جد اعلیٰ (جن کا نام تو کچھ اور تھا لیکن وہ مسعود کے لقب سے مشہور تھے) اور حضرت خواجہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی سکنہ مکان شریف (پنجاب) سے بیعت کا شرف رکھتے تھے جب کہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے مرشد خواجہ امیر الدین کوٹلوی نقشبندی مجددی بھی خواجہ سید امام علی شاہ کے مرید تھے اس طرح آپ کے جد اعلیٰ اور خواجہ امیر الدین کوٹلویؒ آپس میں پیر بھائی تھے اور میں نے آپ کے جد اعلیٰ حضرت مسعود صاحب نقشبندی مجددی کے بارے میں کہیں پڑھا ہے کہ ایک دفعہ وہ مکان شریف میں مرشد کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک ارادت کیش خواجہ سید امام علی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور وقت معین طے کر کے بعد از منظوری رخصت لے کر چلا گیا اتنے میں ایک اور مرید حاضر ہوا اور سید صاحب سے اسی معینہ وقت پر گھر آنے کی دعوت کا وقت لے کر چلا گیا۔ اس طرح اس روز پانچ سات ارادت مندوں نے یکے بعد دیگرے آ کر اپنے اپنے گھروں میں دعوت کی درخواست کی جس پر آپ کے جد اعلیٰ ورطہ حیرت میں چلے گئے کہ یہ بات کیسے ممکن ہو گی؟ مگر یہ بھی خیال تھا کہ سید صاحب سے وعدہ خلافی کی بھی امید نہیں کی جا سکتی تھی تاہم خاموش ہو رہے۔

حسب فرمائش اسی معینہ وقت پر پہنچنے کے لیے آپ نے فرداً فرداً سب کو "ہاں" کر دی۔ بہر حال جب مقررہ کا وقت گزر گیا تو وہ سارے ارادت مند شام کو اپنے مرشد پاک کی خدمت میں پیر خانے میں جمع ہوئے اور آپس میں باتیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ ہر ایک نے اعتراف کیا کہ آج فلاں وقت سید امام علی شاہ نے مجھ فقیر کے گھر آ کر کھانا تناول فرمانے کی مجھے سعادت بخشی۔ ان کی یہ باتیں آپ کے جد اعلیٰ کو اور بھی حیران کر گئیں سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی اگلے روز صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آپ کے جد اعلیٰ کو بازو سے پکڑ کر باہر لے گئے اور ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس درخت کے پتوں کو غور

سے دیکھو جب نظر فرمائی تو اس کے ہر پتے پر سید صاحب کی شبیہ مبارک بنی ہوئی تھی سید صاحب نے فرمایا! اگر ہم اللہ کی عطا سے درختوں کے پتوں تک پہنچ جاتے ہیں تو ایک ہی وقت میں پانچ سات گھروں میں پہنچنا کیا مشکل ہے؟

جناب! ''من آنم کہ من دانم''

میں گناہوں اور بیماریوں کا رگیدا ہوا ہوں نیز بد عملیوں کا بھی شکار ہوں۔ مجھ جیسے پیر کے اپنے خلیفے ہی مقابل میں دندنانے لگیں تو یہ فقیر ان کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا ایک مرید آپ کے عین حیات میں بغیر اجازت پیر بن بیٹھا اور بڑے بڑے متمول اور ذی جاہ لوگ اس کے پاس آنے جانے لگے میاں صاحب قبلہ کو پتا چلا تو آپ نے دل ہی دل میں ایک منصفانہ نگاہ ڈالی تو اس کا سب کام الٹ پلٹ ہو گیا!

میں نے حضرت خواجہ سید منظور احمد شاہ نقشبندی مجددی مکان شریفی (جو 1947ء میں ہجرت کے بعد ساہیوال آن بسے تھے) سے ساہیوال میں یہ واقعہ سنا ہے کہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددیؒ کے ایک خلیفہ محمد اعظم ٹونکوی کو بڑا عروج حاصل ہوا حتی کہ ریاست ٹونک (انڈیا) کا نواب صاحب بھی ان کا مرید ہو گیا۔ حضرت محمد اعظم صاحب ٹونکوی نے نواب صاحب کے مصاحبوں وغیرہ کی خاطر اپنے پیر سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ میرے ساتھ بہت سے لوگ ہوں گے ان کو ٹھہرانے کے لیے آپ فلاں ''رکھ'' میں انتظام کر دیں پس انتظام کر دیا گیا تو یہاں سے جناب محمد اعظم صاحب ٹونکوی خود ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اشرفیوں سے بھرا تھال اٹھائے سید صاحب قبلہ کے پاس حاضر ہوئے لیکن ٹونکوی صاحب کا یہ وطیرہ حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی کو اچھا نہ لگا۔ چنانچہ محمد اعظم ٹونکوی دفعتاً گھوڑے پر سے بری طرح گرا لوگوں نے اٹھایا تو بہکی بہکی باتیں کرنے لگا۔ شہرہ ہوا کہ نواب آف ٹونک کا پیر پاگل ہو گیا ہے یہی شہرہ سن کر نواب صاحب نے بھی سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی کو خط لکھا کہ حضرت! لوگ کہتے ہیں کہ نواب صاحب کا پیر پاگل ہو گیا ہے یہ بات آپ کے شایانِ شان نہیں ہوگی پس سید صاحب نے نواب کا خط پڑھا تو آپ کو بھی رحم آ گیا۔ شاید اسی بات کو علامہ اقبالؒ نے یوں ادا کیا ہے۔

نہیں فقر و سلطنت میں کچھ امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی

ویسے سیّد امام علی شاہ کی شان بے نیازی خدا تعالیٰ کی صمدیت کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی ورنہ کوئی میرے جیسا ہوتا تو اشرفیوں کی چھنچھناہٹ کی آہٹ پا کر للچا جاتا اور کہتا کہ آپ تو غوث الوریٰ ہیں مگر..........

نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے..............خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے

اسی طرح کا ایک اور واقعہ عرض ہے کہ شاہ احمد سعید فاروقی نقشبندی مجددیؒ جو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی سرہندیؒ کی اولاد امجاد میں سے تھے اور جو مغل دور کے آخر میں ہوئے ہیں ان کی شان استغنا کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ان

کی خدمت میں وقت کے ایک وزیر صاحب آئے اور اس نے تیس ہزار روپوں کی تھیلی پیش کی اور عرض کرنے لگے کہ حضور! یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا: رقم والی تھیلی پکڑو اور یہاں سے تقسیم کرتے ہوئے اپنے گھر کی راہ چلو گھر تک جاتے جاتے ساری رقم تقسیم ہو جائے گی فقیر کسی کے باپ کا نوکر تھوڑا ہی ہے جو ایسی خدمت انجام دے۔

جہاں امام ربانی کے منتخب مقالات جیسا کہ آپ نشان دہی فرمائیں گے اور ہدایات دیں گے تو میں ان کا انگریزی ترجمہ کروانے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ اگر چہ ایسا کرنا میرے بس سے باہر ہی ہے۔ ویسے بر سبیل تذکرہ یہ عرض کر دوں کہ آج کل کچھ گریجوایٹ نوجوان میرے ہم قدم و ہمراہ ہیں وہ کچھ کچھ انگریزی ترجمہ کاری بھی کر لیا کرتے ہیں اور خصوصاً ان میں ایک بچاسی سالہ پروفیسر منور حسین صاحب بھی ہیں جو والد گرامی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے بیعت کا شرف رکھتے ہیں اور جن کو انگریزی زبان و ادب پر کافی عبور حاصل ہے ان کی زیر نگرانی ایک انگریزی میں سہ ماہی رسالہ ''شیر ربانی ڈائجسٹ'' بھی شائع ہو رہا ہے۔

بریلوی حضرات بقول آپ کے دہلی میں حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ کے محاسن اور مقام کا اعتراف کر چکے ہیں وگرنہ جب میں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایام منانے کا پروگرام بنایا تو مجھے کچھ ذرائع سے معلوم ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مقام و مرتبہ کے شایان شان فاضل بریلویؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قائل نہیں ہیں جس کی تصدیق بعد میں مکتوبات مسعودی کے صفحہ نمبر 76 سے بھی ہو گئی۔ بہر حال میں فاضل بریلویؒ کے مقام و مرتبہ کو اس لیے اہمیت دیتا ہوں کہ اُنھوں نے مسلک اہل سنت کا دفاع کیا اور آپؒ عاشق رسول تھے اگر چہ آپ کے بقول فاضل بریلویؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کا تفصیل سے ذکر نہیں کیا جہاں اجمالی ذکر کیا ہے اس سے بھی کسی خاص احترام کا اندازہ نہیں ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ ایک جگہ ''مجدد الف ثانی'' کے شہرۂ آفاق لقب کو ''جاہلانہ خیال'' لکھ گئے ہیں یہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا اور دُکھ بھی۔

(مکتوبات مسعودی صفحہ نمبر 76، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی 2005ء)

حضرت جناب پروفیسر صاحب قبلہ مجدد مایۂ حاضرہ آپ سے ان واقعات کی جو مکان شریف کے متعلق نقل کیے ہیں مزید تصدیق چاہتا ہوں اگر آپ تصدیق فرما دیں تو بڑی نوازش ہو گی کیونکہ میرا مطالعہ سطحی سا ہے اور مسلسل علالت کی وجہ سے کچھ یادداشت بھی کمزور ہے۔

فقط

خاکپائے شیر ربانیؒ وگدائے آستانہ ثانی لاثانیؒ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
روزنامہ اوصاف لندن
DAILY AUSAF LONDON
Price :50P
1429ھ ... 28 Monday 5 May 2008ء

اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
روزنامہ اوصاف لندن
DAILY AUSAF LONDON
Price :50P
1429ھ ... 25 Friday 2 May 2008ء

یو کے (یورپ) کی خبریں

پروفیسر مسعود احمد کے وصال سے بڑا خلا پیدا ہو گیا' مشترکہ بیان

مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی و فکری سرمایہ تھے۔ علامہ فراشوی

مانچسٹر (پ ر) مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ کے مرکزی رہنماؤں سرپرست اعلیٰ پیر سید عبدالقادر گیلانی مرکزی صدر علامہ ظفر محمود مجددی علامہ سید زاہد حسین رضوی مرکزی جنرل سیکرٹری علامہ پیر منور حسین بخاری، پیر سید عزل حسین جماعتی، ڈپٹی سیکرٹری حافظ صادق ضیاء، حافظ نعمت علی چشتی، حافظ فضل احمد قادری، علامہ احمد نثار بیگ قادری، قاری مفتی غلام سرور، پیر سید احمد حسین ترمذی، علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی، حافظ محمد شفیع، حافظ کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ نے پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر ملال پر افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے احباب و اقربا سے تعزیت کی علامہ فراشوی نے کہا کہ مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی و فکری سرمایہ تھے اور ان کے اچانک وصال سے اہلسنت ایک بہت بڑے مفکر اور مصنف سے محروم ہو گئے۔ موصوف نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی خدمات پر کئی کتابیں لکھیں اور کئی مسائل پر ریسرچ کی اور ابھی انھوں نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی ؒ کے تجدیدی اور روحانی کارناموں پر جہانِ مجدد کے نام سے چھ جلدوں میں اور باقیات مجدد الف ثانی کے نام سے چار جلدوں میں مضبوط تحقیقی کام کیا۔ نیز موصوف ایک درویش اور اخلاق حمیدہ کے منکسر المزاج صوفی منش سکالر تھے ان کا وصال پوری ملت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور نقصان ہے اللہ کریم ان کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے ان کی خدمات تا قیامت یاد رکھی جائیں گی۔

برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی

بریڈفورڈ (پ ر) نامور عالم دین کتب کثیرہ کے مصنف محقق ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی آف کراچی، مولانا حافظ محمد علی شفیلڈ کے والد میاں نظام دین اور مفتی محمد افضل نقشبندی مرحوم کے والد بزرگ عالم مولانا نظام مصطفیٰ سیالکوٹ کے وصال پر جمعیت علمائے اہلسنت برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی درجات کی بلندی و مرحومین کے پسماندگان کے لیے صبر و جمیل کی دعا کی گئی اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، علامہ عبدالغفور الوری، مولانا قاری حیدر علی مجاہد، علامہ دوست محمد نقشبندی، پیر خادم حسین شرقپوری، علامہ پیر محمد صدیق نقشبندی، علامہ فاروق عبدالمجید شرقپوری، علامہ حبیب اللہ فاروقی، علامہ فاروقی امتیاز احمد، علامہ قاری محمد انس نوشاہی، علامہ محمد خان افغانی، صاحبزادہ محمد طاہر افضل، چوہدری بشیر احمد و دیگر اراکین نے شرکت کی۔

پروفیسر مسعود احمد فاضل بریلویؒ اور مجدد الف ثانی کے بے باک نقیب اور ترجمان تھے

موصوف عجز و انکسار کے پیکر اور قائد اہلسنت کے دیرینہ رفیق تھے۔ حبیب الرحمان محبوبی

بریڈفورڈ (پ ر) مرکزی جامع مسجد حنفیہ اسلام یونیورسٹی بریڈفورڈ کے بانی سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھانگری شریف آزاد کشمیر صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمان محبوبی نے کہا کہ علامہ پروفیسر مسعود احمد مشن اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مشن خواجہ مجدد الف ثانی ؒ کے بے باک نقیب اور ترجمان تھے وہ شعلہ نوا مقرر اعلیٰ پایہ کے خطیب و مدرس اور درجنوں کتابوں کے مصنف تھے وہ عجز و انکسار کے پیکر اور قائد اہلسنت کے دیرینہ رفیق تھے وہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ روڈ بریڈفورڈ میں علامہ پروفیسر مسعود احمد کی یاد میں منعقد ہونے والے تعزیتی ریفرنس اور محفل ایصال ثواب سے صدارتی خطاب کر رہے تھے اس پروقار تقریب سے دیگر علمائے کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملت اسلامیہ کا ایک علمی سرمایہ تھے اور انھوں نے ساری زندگی تحریر و تقریر اور اسلام کی ترویج اشاعت میں گزاری ان علمائے کرام میں علامہ صاحبزادہ محمد انوار الحق قادری، صاحبزادہ محمد اسرار الحق، مولانا عبدالشکور، مولانا محمد فضل، مولانا محمود الحسن ہاشمی، حافظ محمد عظیم و دیگر شامل ہیں آخر میں علامہ صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمان محبوبی نے اختتامی دعا کی اور پاکستان میں عدلیہ کی جلد بحالی اور پاکستان کی سالمیت و استحکام اور تحریک آزادی کشمیر کے لیے خصوصی دعا کی۔

علم وعمل کی ایک اور حسین اور روشن شمع بجھ گئی!!!

پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ علیہ کے پرملال سانحہ ارتحال کی خبر اقارب واحباب پر قیامت خیز بجلی کی طرح گری اور ہر آنکھ کو اشکبار کر گئی۔ مرحوم علم وادب کا گہوارہ اور روحانیت کا مخزن تھے۔ وہ علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ کا حسین امتزاج تھے۔ جو لوگ انہیں پروفیسر، ڈاکٹر اور پرنسپل آف کالج کے حوالے سے جانتے تھے وہ ان کے علم وادب، تحقیق اور فاضلانہ انداز بیاں کے معترف اور مداح تھے۔ جو لوگ انہیں قریب سے جانتے تھے انہیں ان کی روحانی وادی کے سرسبز وشاداب ماحول کا بخوبی علم تھا اور جانتے تھے کہ علامہ مرحوم کے اکابر مکان شریف کے عظیم نقشبندی مجددی بزرگ پیر سید امام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت کیشوں میں تھے روحانیت کا یہ سرسبز پودا جب علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ کے فنون کثیرہ سے متصف ہوا تو کالج اور یونیورسٹی میں پروفیسر، ڈاکٹر اور پرنسپل جیسے عظیم مناصب پر فائز ہوا۔

علامہ مرحوم ایک عظیم مفکر اور دانشور تھے۔ علامہ اقبال کی بامقصد شاعری کے حوالے سے اقبالیات میں مہارت پیدا فرمائی۔ پھر دینی ممتاز سکالر ہونے کے ناطے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے مستحکم وابستگی اختیار کی اور بکثرت کتب تصنیف فرمائیں اور ماہر رضویات کے نام سے پہچانے جانے لگے پھر فکر مجدد رحمتہ اللہ علیہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجدد انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے کا عزم مصمم فرمایا اور پہلے مرحلے میں چھ جلدوں پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کے نام سے تصنیف کا آغاز فرمایا جو جاری رہا اور گیارہ جلدیں تیار ہوگئیں ان ضخیم جلدوں کے بعد آپ نے ''باقیات جہان ربانی'' ''انسائیکلوپیڈیا'' پر بکثرت جلدوں میں آپ کے معارف، کارنامے، احیائے دین کی تحریک اور ارکان اسلام کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ قائداعظم کے مقبرہ سے متصل وسیع پارک میں آپ کے محبان اور عقیدت کیشوں کے جم غفیر نے ادا کی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون اور آپ کو ماڈل کالونی، ملیر قبرستان کراچی میں سپرد خاک کیا گیا۔

علامہ مرحوم اہل علم وفضل حضرات کے بھی بڑے قدردان تھے بیحد احترام سے پیش آتے جبکہ خود سادگی پسند، درویش منش، ملنسار، اخلاق فاضلہ سے آراستہ اور تواضع وانکسار کا پیکر تھے۔ آپ کا اسلوب تحریر اتنا دلچسپ اور دلنشین ہے کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر اور آپ کی عظمت وکمال کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کی بہت سی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے والد ماجد مرحوم اور اکابر کے نام کو روشن کیا اور ان کی تصانیف اور تحریروں کو زیور طبع سے آراستہ فرمایا۔

اگرچہ علامہ مرحوم روحانی سلسلوں کے جملہ پیروکاروں، قادری، چشتی، سہروردی سب کا احترام ملحوظ رکھتے تاہم خود اپنے اکابر کی طرح نقشبندی مجددی مسلک سے مستحکم طور پر وابستہ رہے۔ آپ بیسیوں تصانیف کے مصنف تھے۔ آپ کے مقالات اور مضامین ان کے علاوہ ہیں۔ آپ کی تحریریں اپنی افادیت، ضرورت کے حوالے سے ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند ابوالسرور محمد مسرور احمد، آپ کے بھتیجے علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم (دہلی) اور آپ کے عقیدت کیشوں کا ایک علمی حلقہ علامہ کی حیات مبارکہ میں ہی تیار ہو چکا ہے۔ بارگہ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ان حضرات کو علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمتہ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ اور ارتقاء کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جانشین مسعود ملت، گرامی قدر ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب! ادام اللہ ارتقائکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قابل صد احترام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پر ملال سانحہ ارتحال پر بیحد افسوس ہوا۔ مشیت ایزدی کو یہی منظور تھا۔ انا للہ وانا الیہ رٰجعون۔

خداوند قدوس جلشانہ اپنے حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے مرقد کو نور اور ٹھنڈک سے بھر دے اور آپ پر اپنی رحمت ومغفرت کی خوشگوار بارش برسائے، جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم ایک بلند پایہ محقق، ممتاز سکالر، بکثرت کتابوں کے مصنف اور علمی وادبی نیز روحانی حلقوں میں جانی پہچانی اور معروف شخصیت کے حامل تھے۔ آپ کی عظیم اور باکمال ہستی نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی عزت وتکریم اور عقیدت واحترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی۔

آپ ماہر رضویات تھے اور آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور تعلیمات کو جو فروغ دیا وہ قابل صد تحسین ہے۔ بالخصوص حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز پر جو عظیم کام آپ کی سرپرستی اور نگرانی میں ۱۵ ضخیم جلدوں پر مشتمل، تکمیل پذیر ہوا اس پر جس قدر بھی ہدیہ تبریک پیش کیا جائے کم ہے۔ آپ کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بیحد باعث تشویش ہے یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امت مسلمہ ایک عظیم مفکر اور اعلیٰ پایہ کے مصنف کے وجود سے محروم ہو گئی ہے۔

بارگہ صمدیت میں التجا ہے کہ رؤف ورحیم رب کریم آپ کی گرانقدر اور عظیم دینی وتبلیغی مساعی اور محققانہ وفاضلانہ تحقیقی تصانیف کو شرف قبول بخشے اور بہترین اجر عطا فرمائے۔ نیز اپنے لطف وکرم سے آپ کو اپنے پر عظمت والد ماجد کے مشن کو جاری رکھنے اور آگے بڑھانے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ)

مورخہ 10/05/2008

علم وعمل کی ایک اور حسین اور روشن شمع بجھ گئی!!!

پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پرملال سانحہ ارتحال کی خبر اقارب واحباب پر قیامت خیز بجلی کی طرح گری اور ہر آنکھ کو اشکبار کر گئی۔ مرحوم علم وادب کا گہوارہ اور روحانیت کا مخزن تھے۔ وہ علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ کا حسین امتزاج تھے۔ جو لوگ انہیں پروفیسر، ڈاکٹر اور پرنسپل آف کالج کے حوالے سے جانتے تھے وہ ان کے علم وادب، تحقیق اور فاضلانہ انداز بیاں کے معترف اور مداح تھے۔ جو لوگ انہیں قریب سے جانتے تھے انہیں ان کی روحانی وادی کے سرسبز وشاداب ماحول کا بخوبی علم تھا اور جانتے تھے کہ علامہ مرحوم کے اکابر مکان شریف کے عظیم نقشبندی مجددی بزرگ پیر سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت کیشوں میں تھے روحانیت کا یہ سرسبز پودا جب علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ کے فنون کثیرہ سے متصف ہوا تو کالج اور یونیورسٹی میں پروفیسر، ڈاکٹر اور پرنسپل جیسے عظیم مناصب پر فائز ہوا۔

علامہ مرحوم ایک عظیم مفکر اور دانشور تھے۔ علامہ اقبال کی بامقصد شاعری کے حوالے سے اقبالیات میں مہارت پیدا فرمائی۔ پھر دینی ممتاز سکالر ہونے کے ناطے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مستحکم وابستگی اختیار کی اور بکثرت کتب تصنیف فرمائیں اور ماہر رضویات کے نام سے پہچانے جانے لگے پھر فکر مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجدد انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے کا عزم مصمم فرمایا اور پہلے مرحلے میں چھ جلدوں پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کے نام سے تصنیف کا آغاز فرمایا جو جاری رہا اور گیارہ جلدیں تیار ہو گئیں ان ضخیم جلدوں کے بعد آپ نے ''باقیات جہان ربانی'' ''انسائیکلوپیڈیا'' پر بکثرت جلدوں میں آپ کے معارف، کارنامے، احیائے دین کی تحریک اور ارکان اسلام کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ قائداعظم کے مقبرہ سے متصل وسیع پارک میں آپ کے محبان اور عقیدت کیشوں کے جم غفیر نے ادا کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ کو ماڈل کالونی، ملیر قبرستان کراچی میں سپرد خاک کیا گیا۔

علامہ مرحوم اہل علم وفضل حضرات کے بھی بڑے قدر دان تھے بیحد احترام سے پیش آتے جبکہ خود سادگی پسند، درویش منش، ملنسار، اخلاق فاضلہ سے آراستہ اور تواضع وانکسار کا پیکر تھے۔ آپ کا اسلوب تحریر اتنا دلچسپ اور دلنشین ہے کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر اور آپ کی عظمت وکمال کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کی بہت سی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے والد ماجد مرحوم اور اکابر کے نام کو روشن کیا اور ان کی تصانیف اور تحریروں کو زیور طبع سے آراستہ فرمایا۔

اگرچہ علامہ مرحوم روحانی سلسلوں کے جملہ پیروکاروں، قادری، چشتی، سہروردی سب کا احترام ملحوظ رکھتے تاہم خود اپنے اکابر کی طرح نقشبندی مجددی مسلک سے مستحکم طور پر وابستہ رہے۔ آپ بیسیوں تصانیف کے مصنف تھے۔ آپ کے مقالات اور مضامین ان کے علاوہ ہیں۔ آپ کی تحریریں اپنی افادیت، ضرورت کے حوالے سے ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند ابوالسرور محمد مسرور احمد، آپ کے بھتیجے علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم (دہلی) اور آپ کے عقیدت کیشوں کا ایک علمی حلقہ علامہ کی حیات مبارکہ میں ہی تیار ہو چکا ہے۔ بارگہ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ان حضرات کو علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ اور ارتقاء کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جانشین مسعود ملت، گرامی قدر ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب !ادام اللّٰہ ارتقائکم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قابل صد احترام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پر ملال سانحہ ارتحال پر بیحد افسوس ہوا۔ مشیت ایزدی کو یہی منظور تھا۔انا للہ وانا الیہ رٰجعون۔

خداوند قدوس جلشانہ اپنے حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے مرقد کو نور اور ٹھنڈک سے بھر دے اور آپ پر اپنی رحمت و مغفرت کی خوشگوار بارش برسائے، جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

مرحوم ایک بلند پایہ محقق، ممتاز سکالر، بکثرت کتابوں کے مصنف اور علمی وادبی نیز روحانی حلقوں میں جانی پہچانی اور معروف شخصیت کے حامل تھے۔آپ کی عظیم اور باکمال ہستی نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی عزت وتکریم اور عقیدت واحترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی۔

آپ ماہر رضویات تھے اور آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور تعلیمات کو جو فروغ دیا وہ قابل صد تحسین ہے۔ بالخصوص حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز پر جو عظیم کام آپ کی سرپرستی اور نگرانی میں ۱۵ ضخیم جلدوں پر مشتمل، تکمیل پذیر ہوا اس پر جس قدر بھی ہدیہ تبریک پیش کیا جائے کم ہے۔آپ کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بیحد باعث تشویش ہے یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امت مسلمہ ایک عظیم مفکر اور اعلیٰ پایہ کے مصنف کے وجود سے محروم ہوگئی ہے۔

بارگہ صمدیت میں التجا ہے کہ رؤف ورحیم رب کریم آپ کی گرانقدر اور عظیم دینی وتبلیغی مساعی اور محققانہ وفاضلانہ تحقیقی تصانیف کو شرف قبول بخشے اور بہترین اجر عطا فرمائے۔ نیز اپنے لطف وکرم سے آپ کو اپنے پر عظمت والد ماجد کے مشن کو جاری رکھنے اور آگے بڑھانے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ)

مورخہ 10/05/2008

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد گرامی قدر مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی مجددی کے انتقال پر ملال کی روح فرسا خبر اسی روز (28 اپریل 2008ء) ہی مل گئی تھی جس سے شدید رنج وغم ہوا۔ کہ ایسے نابغہ روزگار بطل جلیل کی وفات سے ''موت العالم موت العالم'' کا تاثر پیدا ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے دور کے عظیم دانشور، ماہر تعلیم، مقتدر مذہبی، علمی، عملی رہنما اور بلند پایہ روحانی شخصیت تھے۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ کی طرف توجہ کی اور ہر شعبہ میں موجود انسانی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو نہ صرف طشت ازبام کرنے کی سعی کی بلکہ اصلاح احوال کے لیے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے بھرپور انداز میں کوششیں بھی کیں۔ پروفیسر صاحب نبّاض وقت، صاحب علم وفضل، محقق عصر، نازشِ لوح وقلم کے نقیب اور علمی کے ساتھ ساتھ عملی اقدام کی داعی بھی تھے بلکہ علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر کی عملی تفسیر تھے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی　　　یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

پروفیسر موصوف کی علمی، تحقیقی اور قلمی میدان میں تصانیف وتالیفات اور آپ کے تحقیقی مقالات اہل علم وفضل اور محققین عصر سے ہمیشہ خراج تحسین پاتے رہیں گے۔ آپ کی جملہ تحریریں زندہ جاوید کا درجہ رکھتی ہیں اور آنیوالی نسلوں کے لیے رہنمائی اور ہدائت کا حیات بخش سامان مہیا کرتی ہیں اور پکار پکار کر قارئین کرام سے کہلوا رہی ہیں کہ:۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

پروفیسر صاحب مرحوم کو علمی اور تحقیقی کاموں سے عشق تھا۔ آپ زُود نویسی اور تحقیقی عالیشان معیار کے بیک وقت داعی اور پیامبر تھے بلکہ اس فارسی شعر کے مصداق:۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق　　　ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

تصانیف وتالیفات کے سلسلہ میں آپ نے آسان اور سہل انداز میں لکھنے والوں کی رہنمائی فرمائی نیز تحقیق وتدقیق کا حق بھی ادا کیا۔ حوالہ جات کی فراہمی اور تخریج کو زمانے کے نئے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی طرح ڈالی۔ امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ پر جب لکھنا شروع کیا تو لکھتے ہی چلے گئے حتی کہ بیس سے زائد

کتب حضرت فاضل بریلی رحمتہ اللہ علیہ کی بلند مرتبت شخصیت کو اجاگر کرنے کے لیے لکھ ڈالیں۔ یہ پروفیسر مرحوم کا طرۂ امتیاز ہے ورنہ ایک ہی شخصیت پر اتنی پر مغز و معانی کتابوں کا لکھنا ''کارے دارد'' کے زمرہ کی چیز ہے۔ آپ فاضل بریلی پر لکھی جانے والی کتب و مقالات کی وجہ سے ''ماہر رضویات'' کے لقب سے معروف ہوئے آپ نے تحریک پاکستان کے حوالے سے بھی اچھے خاصے قلمی آثار چھوڑے ہیں۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کی زندگی بخش علمی اور روحانی تعلیمات کو اجاگر کرنے کے لیے بھی بہت کام کیا ہے حتیٰ کہ مجدد ہزارہ دوم کے نام سے ایک ایسی علمی اور تحقیقی کاوش یادگار چھوڑی جسے روحانی پیشوا کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس میدان میں بھی آپ کی سرپرستی میں جہان امام ربانی کے نام سے ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ترتیب دیا گیا ہے جس میں حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات اور آپ کی سیرت و سوانح کا بھرپور احاطہ کیا گیا ہے یہ سلسلہ ''جہان امام ربانی'' کی ضخیم پندرہ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کی گیارہویں جلد میں جدید عصری اور سائنسی خطوط پر تین اشاریے مرتب کیے گئے ہیں جن کی مدد سے دائرہ معارف مجدد الف ثانیؒ سے استفادہ کرنا آسان ہو گیا ہے ایسے علمی اور تحقیقی اور رہبرانہ کار خاص کی ترتیب و اشاعت اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے ہی ممکن ہوئی ہے:۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

پروفیسر مسعود صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے آباء و اجداد کی قلمی تحقیقات اور فقہی کاوشوں کو اجاگر کرنے میں بھی بے انتہا خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے حال ہی میں اپنے والد ماجد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مظہر اللہ رحمتہ اللہ علیہ دہلوی نقشبندی مجددی کی تفسیر قرآن مجید و ترجمہ المسمّٰی بہ تفسیر مظہر القرآن دو جلدوں میں ادارہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور کی طرف سے طبع کروائی ہے جسے آپ نے وقت کی علمی اور تحقیقی شخصیات کی خدمت میں بالکل فری ارسال کیا ہے۔

پروفیسر صاحب نے ساری زندگی جدید و قدیم علوم کی تحقیق اور آبیاری کی ہے۔ پاکستان کے بڑے بڑے معروف کالجوں میں آپ نے بطور پرنسپل بلکہ وائس چانسلر تک کے مناصب جلیلہ کو رونق بخشے رکھی جن میں کراچی، سکھر، ٹھٹھہ، مٹھی، کوئٹہ اور پشاور وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر موصوف نے اپنی زندگی میں جو خدمات انجام دیں وہ بے لوث، بلا معاوضہ اور اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور رضا و خوشنودی کی خاطر سرانجام دیں۔ ایسے عالم میں جبکہ آپ کی خدمات عالیہ کی شہرت، محبوبیت اور مقبولیت کے جھنڈے نہ صرف پاکستان بلکہ چار دانگ عالم میں لہرا رہے تھے آپ کا اس دنیا سے اٹھ جانا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ نے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت جس معتدل اور مثبت انداز میں فرمائی وہ روشنی کا ایک مینار بن کر رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔ آپ کا طریق تبلیغ و اشاعت نہ مناظرانہ ہوتا تھا نہ معاندانہ بلکہ آپ افراط و تفریط سے ہٹ کر مثبت طور طریقہ اپناتے تھے جس سے واضح ہوتا تھا کہ ہمارے پاس کیا ہے۔ آپ کا

انداز فہم و تفہیم بھی دلکش اور دلبرانہ رنگ لیے ہوتا تھا۔ گفتگو میں نرمی شیرینی اور اثر آفرینی کے لوازمات بھی بدرجہ اتم سموئے ہوئے ملتے تھے۔ اکابر اور اسلاف کی بات کرتے تو آداب و سلیقہ مندی کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا جاتا۔ میرا آپ سے ہمیشہ رابطہ رہا۔ اب جبکہ آپ دنیائے فانی سے عالم بقا کو سدھار چکے ہیں آپ کی محبت کی اک ہُوک سی دل میں اٹھتی ہے اور دل کہتا ہے:۔

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں   اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم و مغفور کے ساتھ میری آخری بھرپور ملاقات 3 دسمبر 2007ء کو ہوئی۔ ان دنوں آپ شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ (شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتح پوری، دہلی) کے عرس کی تقریب میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب سعید ساع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ لاہور میں 28 نومبر 2007 کو منعقد ہوئی تھی۔ راقم السطور نے بیت النور ہوٹل لاہور میں پروفیسر صاحب سے ملاقات کا خصوصی اہتمام کیا تھا۔ چند علماء اور دانشور حضرات کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم میاں غلام رسول مالک بیت النور ہوس کے ساتھ 10 بجے قبل دوپہر اپنے عزیز بھانجے قاری محمد طاہر صاحب کے ہمراہ تشریف لائے۔ ناشتے کی میز پر علمی باتیں شروع ہو گئیں جو ناشتے کے بعد بھی کافی دیر تک جاری رہیں۔ یہ ملاقات بھرپور علمی مذاکرے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس ملاقات کے نقوش ابھی تک دل و دماغ میں تازہ ہیں اس مذاکرے کی روداد ہمارے سہ ماہی انگلش میڈیم شیر ربانی ڈائجسٹ کے تازہ شمارے (بابت اپریل تا جون 2008ء) میں شائع ہو چکی ہے۔ اور یہ پرچہ مسعود ملت کی وفات سے چند روز پیشتر پروفیسر مرحوم کی خدمت میں ارسال بھی کر دیا تھا۔

میرا (جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی) کا پروفیسر صاحب سے زندگی بھر رابطہ استوار رہا آپ نے بارہا (آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری) شرقپور شریف میں تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع فراہم کیا۔

ویسے بھی پروفیسر صاحب سے ہمارے روحانی تعلقات کی نسبت بڑی قریبی اور پرانی ہے وہ اس طرح کہ میاں شیر محمد شرقپوری کے پیرو مرشد بابا امیر الدین نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ مکان شریف کے حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمت سے بیعت کا شرف رکھتے تھے جبکہ سید امام علی شاہ حضرت حاجی سید شاہ حسین کے مرید اور وہ حضرت قاضی احمد سے شرف بیعت رکھتے تھے جن کا مزار پرانوار گوٹھ قاضی احمد سکرنڈ (سندھ) نزد نواب شاہ میں مرجع خلائق ہے اور قاضی احمد سلطان الاولیا خواجہ محمد زمان صاحب سکنہ لواری شریف (سندھ) کے مرید و خلیفہ تھے۔

نیز ہمارا دوسرا قریبی واسطہ اس طرح ہے کہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کے دادا پیر سید امام علی شاہ کے مرید و خلیفہ حضرت مفتی مسعود احمد دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تھے جو حضرت مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد مظہری رحمتہ اللہ علیہ کے

جدِ اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ اکابر و اسلاف کو اپنی رحمت و برکات سے بہرہ مند فرمائے آمین۔

بہر حال پروفیسر مسعود احمد صاحب مظہری رحمتہ اللہ علیہ کے وصال پُر ملال سے جو علمی و روحانی خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ؐ کے وسیلہ جلیلہ اور اولیاء نقشبندیہ کی طفیل پورا فرمائے نیز جملہ روحانی و جسمانی متعلقین و متاثرین کو صبر جمیل و اجر جزیل ارزانی فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت سے نوازے آمین۔ میری خواہش ہے کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمت کے لیے ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا ایک شمارہ موصوف کے نام خاص کر دیا جائے۔

والسلام

دُعا گو

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

مورخہ 27 ربیع الثانی 1429ھ بمطابق 4 مئی 2008ء

علامہ عبدالحکیم شرف قادری

(سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ و جامعہ اسلامیہ، لاہور)

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کی طرف سے اس موقع پر (انٹرنیشنل امام احمد رضا، انٹرنیشنل امام ربانی کانفرنس۔ مارچ ۲۰۰۵ء) بیس سے زیادہ کتب شائع ہو جانا اور امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی کی طرف سے جہان امام ربانی کی سات ضخیم جلدوں کا چھپ جانا امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی کی کرامت اور اہل سنت و جماعت کی بیداری کی علامت ہے...... وہاں آپ کی زندہ و پائندہ کرامت بھی ہے۔...... فقیر کے نزدیک آپ کا یہ کارنامہ خوش آئندہ ہے کہ آپ نے نقشبندیوں اور رضویوں کے درمیان پائے جانے والے فاصلے کی خلیج کو ختم کر کے رکھ دیا اور یہ عصر حاضر کا اہم ترین تقاضا ہے۔ (25 اپریل 2005ء)

(باقیات جہانِ امام ربانی جلد اوّل صفحہ نمبر 40)

ارشادات مسعودِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

☆ بغیر معاملے کے انسان برسوں نہیں پہچانا جاتا۔ (المظہر کراچی شمارہ ۴۷: ص ۶)

☆ انسان انسان کا مصلح تو ہے داروغہ نہیں۔ (ایضاً: ص ۱۱)

☆ دولت کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ (ایضاً: ص ۱۶)

☆ دنیا کے عجائبات سب دیکھتے ہیں، خالق کے عجائبات کوئی نہیں دیکھتا۔ قدم قدم پر عجائبات، نفس نفس میں عجائبات، سبحان اللہ، سبحان اللہ (ایضاً: ص ۲۵)

☆ مصیبت کبھی عذاب بن کر آتی ہے، کبھی آزمائش۔ عذاب ہو تو صبر نہیں آتا، آزمائش ہو صبر آجاتا ہے۔ (ایضاً: ص ۲۷)

☆ آرزوئیں گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑتی ہیں، ان کو قابو میں رکھیں۔ بے لگام نہ چھوڑیں۔ حضور انور ﷺ کی سیرت پر نظر رکھیں۔ (المظہر کراچی شمارہ ۴۷: ص ۴۹)

☆ عدل، امن کا ضامن ہے۔ علم، روشنی کا ضامن ہے، عشق، عروج کا ضامن ہے (المظہر کراچی شمارہ ۷۶: ص ۲۳)

☆ احسان فراموش، خود فراموش ہے (ایضاً: ص ۳۹)

☆ جو کھاتا ہے، جہاں کھاتا ہے، اپنا رزق کھاتا ہے، کوئی کسی کا رزق کھا ہی نہیں سکتا۔ (ایضاً ص: ۴۷)

☆ نیک عمل نیک عمل ہے، کوئی تعریف کرے یا نہ کرے، دینے والا بندوں کی تعریف کا محتاج نہیں۔ (ایضاً: ص ۴۷)